عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوت
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۱ | ۱۸ تا ۲۴ شعبان ۱۴۳۳ھ مطابق ۸ تا ۱۵ جولائی ۲۰۱۲ء | شمارہ: ۲۶

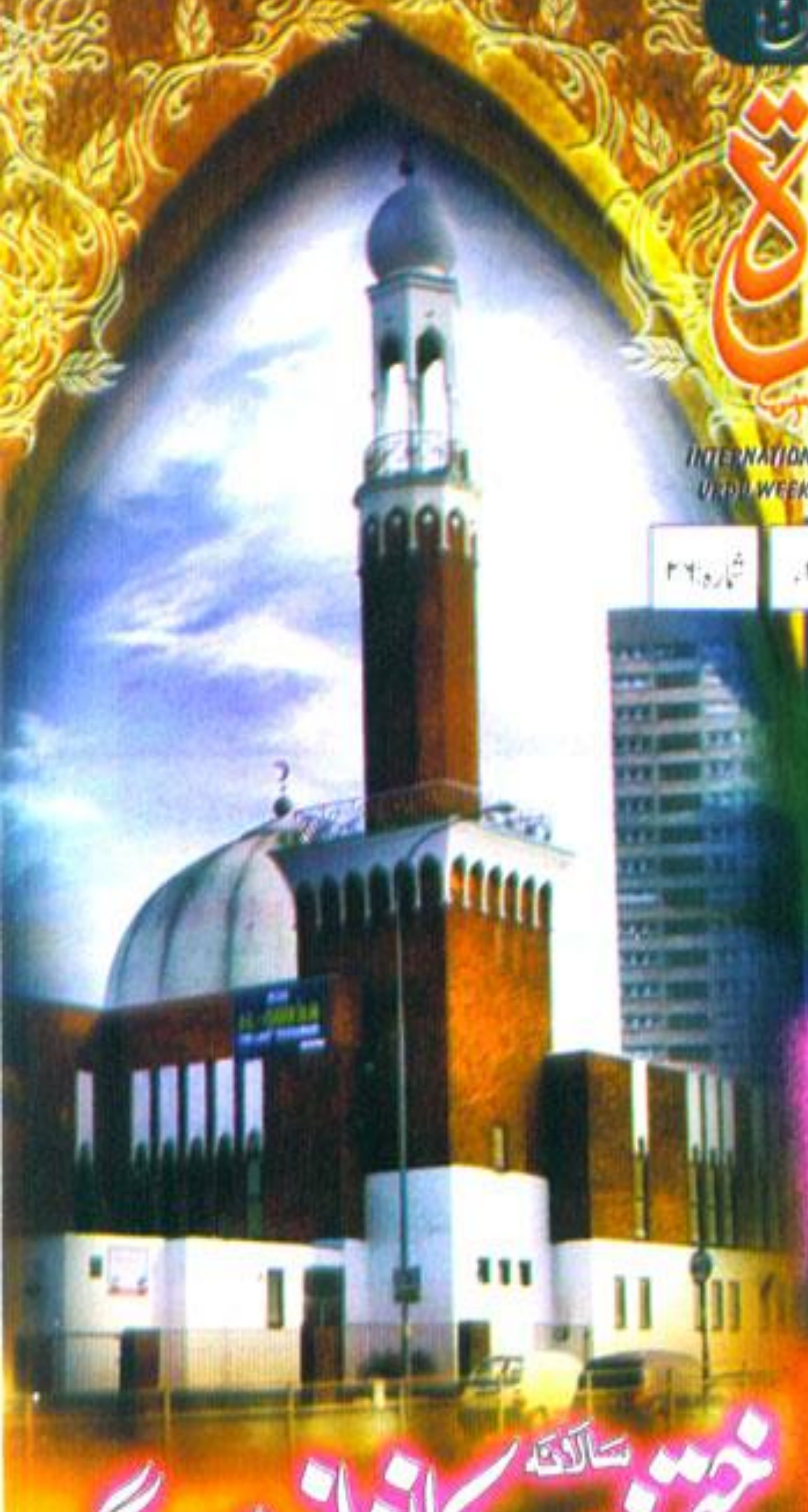

مسلمان اپنا دینی تشخص برقرار رکھنے کے لئے اپنی نئی نسل کے ایمان و عقیدہ کا بھرپور تحفظ کریں۔
.... مولانا عبدالمجید لدھیانوی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دے رہی ہے
.... مولانا اللہ وسایا

غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کو دینی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دینی چاہیے
.... محمود احمد مدنی

اسلام بدامنی و دہشت گردی کو فلاح و سکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے
.... مفتی خالد محمود

سالانہ
ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

تفصیلی رپورٹ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

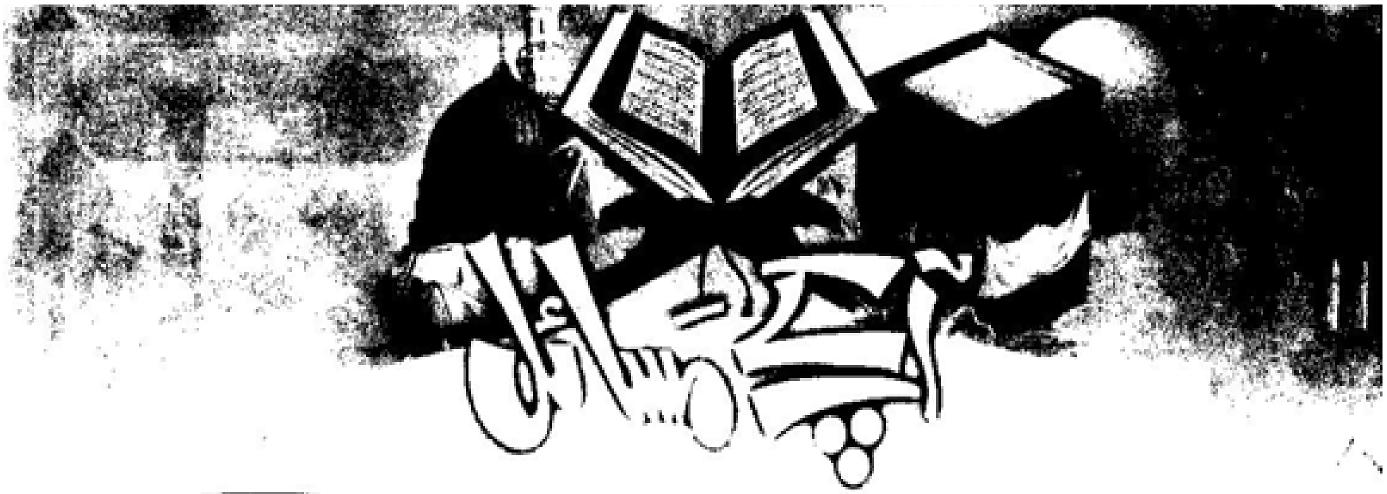

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

کسی ایک امام کی اقتداء کیوں ضروری ہے؟

ابو قاضی محمد، کراچی

س:...... اہل حدیث مسلک کیسا ہے؟ یہ کون سے امام کے پیروکار ہیں؟ کسی ایک امام کی پیروی کیوں ضروری ہے؟

ج:...... یہ تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کس کے پیروکار ہیں؟ رہی یہ بات کہ کسی ایک امام کی اقتداء کیوں ضروری ہے تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ چاروں ائمہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ) برحق ہیں اور بیک وقت سب کی تقلید تو ممکن نہیں تو لامحالہ کسی ایک کی تقلید کرنا ہوگی، اگر ان ائمہ میں سے کسی ایک امام کی پیروی نہیں کرے گا اور جو مسئلہ جہاں سے اسے اچھا لگے گا، اس پر عمل کرے گا تو گویا یہ اپنے نفس کی خواہش پر عمل کر رہا ہے، اس خواہش نفس سے بچانے کے لئے انتظامی طور پر فقہاء نے کسی ایک کی تقلید کرنے کو ضروری قرار دیا ہے تاکہ لوگ خواہش نفس کی اتباع اور پیروی کی بنا پر صراط مستقیم سے گمراہ نہ ہو جائیں۔ واللہ اعلم۔

غیر محرم مردوں کے ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنا

ابو محمد بلال، کراچی

س:...... کیا عورتوں کا مردوں کے ساتھ بیٹھ کر دینی تعلیم حاصل کرنا درست ہے جبکہ یہ مرد اور عورتیں ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں باہر سے کوئی نہ ہو؟

ج:...... خواتین کا غیر محرم مردوں کے ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنا قطعاً جائز نہیں، خواہ دینی تعلیم ہو یا دنیاوی۔ نیز خواہ یہ مرد و خواتین ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں یا الگ الگ، لہٰذا غیر محرم مردوں کے ساتھ مذکورہ مقصد کے لئے بیٹھنا جائز نہیں، اسی طرح اگر پڑھانے والا مرد بھی نامحرم ہو اور ان سے پڑھنے کی مجبوری ہو تو ان سے بھی پردہ کی پابندی لازمی ہے۔ واللہ اعلم۔

مسلمان بھائی کی مدد حلال مال سے کی جائے

ابو رومیثہ، کراچی

س:...... ایک مسلمان جو کہ غیر مسلم ملک میں رہتا ہے، اس کو بینک ایک کروڑ تیس لاکھ روپے دیتا ہے، اس کے عوض وہ بیس ہزار روپے ماہانہ سروس چارجز لیتا ہے، کیا وہ مسلمان اپنے کسی مسلمان دوست کو جو کہ مسلم ملک میں رہتا ہے، وہ ایسے بینک سے قرض لے کر مدد کر سکتا ہے؟ اس کی شریعت میں گنجائش ہے کہ وہ غیر مسلم ملک سے قرض لے کر مسلمان دوست کو کاروبار کرا سکے؟

ج:...... صورت مسؤلہ میں بینک مذکورہ قرض پر سروس چارجز کے نام سے جو اضافی رقم (بیس ہزار روپے) لیتا ہے یہ بھی سود ہے، کیونکہ قرض دینے کے بعد کسی بھی نام سے مقروض سے کچھ وصول کرنا سود کے زمرہ میں آتا ہے۔ لہٰذا یہ معاملہ شرعاً جائز نہیں ہے، اگر آپ نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد کرنا ہے تو اپنی حلال آمدنی یا جائز قرض سے اس کی مدد کریں حرام مال سے نہیں۔ واللہ اعلم۔

اس ملازمت سے الگ ہو جائیں

عمران عاصم، امریکا

س:...... میں امریکا کے ایک ہوٹل میں ملازمت کرتا ہوں، میرا کام مہمانوں کو روم رینٹ کرنے کا ہے، اس ہوٹل میں مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں، اکثر لڑکے لڑکیاں بھی ٹھہرتے ہیں اور وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مجھے معلوم کرنا ہے کہ ایسی جگہ ملازمت کرنا کیسا ہے اور کیا میری کمائی حلال میں شمار ہوگی یا نہیں؟

ج:...... اگر اس ہوٹل کی زیادہ تر آمدنی حلال کی ہو تو شاید آپ کی تنخواہ حلال ہوگی، مگر چونکہ آپ کا شعبہ بدکاری اور زناکاری کی سہولت میسر کرنے سے متعلق ہے، اس لئے آپ کو اس ہوٹل کے اس شعبہ سے فوراً الگ ہونا چاہئے۔ آپ کوشش کریں اور اللہ سے توبہ کریں ان شاء اللہ آپ کو باعزت حلال روزگار مل جائے گا، ایسی جگہوں پر کام کرنے والے عام طور پر ایسی غلاظتوں میں پھنس جاتے ہیں۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

انٹرنیشنل

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۱ — ۱۷تا۲۳ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ مطابق ۸تا۱۵/ جولائی ۲۰۱۲ء — شمارہ:۲۶

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

تحفظ ختم نبوت میں کانفرنسوں کا کردار	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی تفصیلی رپورٹ	۸	مفتی خالد محمود
بدگمانی سے بچو!	۱۳	مفتی محمد اشرف عثمانی
جہاں میں اہل ایماں.....	۱۵	شمس الحق ندوی
حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی قرآن دانی	۱۷	قاری محمد طیب قاسمیؒ
..... کامیابی کا واحد راستہ	۲۰	مولانا سعید الرحمن اعظمی
فتح مکہ..... حق آیا باطل غائب ہوا	۲۳	مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھیؒ
تحفظ ختم نبوت میں خواتین کا کردار	۲۵	مولانا قاضی احسان احمد

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ڈالر یورپ، افریقہ:۷۵ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۶۵ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی:۲۲۵روپے، سالانہ:۴۵۰روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون:۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

اصل مال داری دل کا غنی ہونا ہے

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال داری زیادہ ساز و سامان سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ اصل مال داری دل کا غنی ہونا ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۶۰)

عام ذہن یہ ہے کہ جس آدمی کے پاس زیادہ مال و دولت اور ساز و سامان ہو وہ غنی اور مال دار ہے، اور جس کے پاس کم ہو وہ فقیر اور محتاج کہلاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عام غلطی کی اصلاح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: مال و دولت کی کثرت آدمی کو غنی نہیں بناتی، بلکہ غنی تو دراصل وہ شخص ہے جو دل کا غنی اور سیر چشم ہو، کیونکہ غنی وہ ہے جس کے دل میں مال و دولت کی ہوس اور ساز و ساماں کی حرص نہ ہو، یہ سیرچشمی خداداد عطیہ ہے، جس کو چاہیں حق تعالیٰ نصیب فرمادیں، مال و دولت کے انباروں سے دل کی یہ بھوک ختم نہیں ہوتی بلکہ تجربہ یہ ہے کہ مال جس قدر بڑھتا جائے اس کی حرص میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، اور دل کی پیاس اور بھڑکتی ہے، اسی لئے بزرگ فرماتے ہیں:

"آنانکہ غنی تراند محتاج تراند"

یعنی جو لوگ زیادہ مال دار ہیں وہ مسکین زیادہ محتاج ہیں، لوگ مال و دولت میں استغنا تلاش کرتے ہیں، حالانکہ مال کی ہوس کو بڑھاتے چلے جانا وہ بیماری ہے جس کا علاج دنیا بھر کے خزانوں سے نہیں ہوسکتا، ایسے شخص کو دنیا بھر کے خزانے بھی مل جائیں تب بھی اس کی حرص کا دوزخ "ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ؟" پکارے گا۔ پس اصل غنا یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کسی کے دل کی ہوس ختم کردیں، اور دنیا کے خزانے اس کی نظر میں مٹی کا ڈھیر بن جائیں، اور یہ دولت اہل اللہ کی صحبت میں میسر آسکتی ہے، ورنہ دنیا کے بازار سے اس کو خریدا نہیں جاسکتا۔

فقراء مہاجرین اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: فقراء مہاجرین، مال داروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۵۸)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں موت دے، اور قیامت کے دن مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر فرما۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ دعا کیوں کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مساکین، مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے، اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹا، خواہ کھجور کی پھانک ہی دینا پڑے (کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہئے)، اے عائشہ! مساکین سے محبت کر، اور ان کو قریب کر، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھ کو اپنا قرب عطا فرمائیں گے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۵۸)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء، مال داروں سے پانچ سو سال یعنی آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۵۸)

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: فقیر

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

مسلمان، اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۵۸)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: فقراء مسلمین، مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے، اور آدھے دن سے مراد پانچ سو سال ہیں۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۵۸)

ان احادیث میں فقر و مسکنت کی یہ خاص فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے، چونکہ فقراء و مساکین کو دنیا کی لذتوں سے حسب خواہش نفع اٹھانے کا موقع نہیں ملا، اس لئے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ انہیں آخرت میں عطا فرمائیں گے کہ وہ مال داروں سے پہلے جنت میں داخل ہوکر وہاں کی لازوال نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ اور ظاہر ہے کہ جنت کی ایک گھڑی بھی دنیا کی پوری زندگی کی نعمتوں سے زیادہ قیمتی ہے، اس لئے اگر کسی شخص کو حق تعالیٰ نے غربت و مسکنت میں رکھا ہو تو اسے حق تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس تنگ دستی کا بدلہ اسے جنت میں عطا فرمائیں گے۔

فقراء کے جنت میں پہلے جانے کی دو مقداریں مذکورہ بالا احادیث میں ذکر کی گئی ہیں، ایک چالیس سال، اور دوسری پانچ سو سال۔ یہ دوسری احادیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہیں، حضرات علماء نے ان دونوں کے درمیان تطبیق اس طرح دی ہے کہ یہ دونوں مقداریں الگ الگ لوگوں کے اعتبار سے ہیں، جو فقیر کہ حریص مال دار پر حرص کرتا اور للچاتا ہو، وہ اس سے چالیس سال پہلے جنت میں جائے گا، اور جو فقیر کہ دنیا سے بے رغبت ہو اور زہد و قناعت کی وجہ سے اسے کسی مال دار پر رشک نہ آئے وہ اس سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ گویا جو فقیر کہ دنیا کی حرص اور خواہش رکھتا ہو وہ فقیر زاہد سے ۲۵ میں سے ۲۳ درجے پیچھے جنت میں داخل ہوگا۔ ☆☆

ادا ریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

تحفظ ختم نبوت میں
کانفرنسوں کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اسلام کامل و مکمل دین ہے، اسلام نام ہے اس دین کا جس کو سید الکونین خاتم الانبیاء، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش کیا۔ چنانچہ جو لوگ کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ کر دین سلام میں داخل ہونے کا عہد کرتے ہیں۔ ان کے لئے ان تمام باتوں کا ماننا لازم ہو جاتا ہے، جن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی اور جن کا ثبوت قطعی تواتر سے ہوا ہے۔ ایسے امور کو "ضروریات دین" کہا جاتا ہے۔

مسلمان ہونے کے لئے تمام ضروریات دین کو ماننا شرط اسلام ہے اور ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرنا درحقیقت کلمہ طیبہ کا انکار اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ختم نبوت کا انکار ہے۔ پس جو شخص ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرے یا اس میں شک وشبہ کرے یا اس کا کوئی ایسا معنی اور مفہوم پیش کرے جو متواتر مفہوم اور معنی کے خلاف ہے تو ایسا آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، چاہے وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد جیسے فرائض ہی کیوں نہ بجالاتا ہو، کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا." (الاحزاب:۳۶)

ترجمہ: "اور کام نہیں کسی ایمان دار مرد کا اور نہ ایماندار عورت کا جبکہ مقرر کردے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام کہ ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی سو وہ راہ بھولا صریح چوک کر۔" (ترجمہ از تفسیر عثمانی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله ویؤمنوا بی وبما جئت به." (صحیح مسلم، ج:۱، ص:۳۷)

ترجمہ: "مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیں اور مجھ پر اور ان تمام باتوں پر ایمان لائیں جن کو میں لایا ہوں۔"

امام محمد بن حسن الشیبانیؒ لکھتے ہیں:

”من انکر شیئاً من شرائع الاسلام فقد ابطل قولہ لا الٰہ الا اللہ.“ (شرح السیر الکبیر،ج:۴،ص:۳۶۵)

ترجمہ:”جس نے اسلام کے احکام وقوانین میں سے کسی ایک کا انکار کیا،اس نے لا الٰہ الا اللہ کے قول واقرار کو باطل کردیا۔“

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی جسے انگریز نے ہندوستان میں مسلمانوں میں موجود جذبۂ جہاد کو ختم کرنے کے لئے کھڑا کیا،جس نے ابتداً عیسائیوں اور غیر مسلموں سے مناظروں کی بنا پر مناظر اسلام اور مبلغ اسلام سے شہرت پائی،پھر اپنے آپ کو مجدد،مہدی،مثیل مسیح،مسیح موعود اور پھر نعوذ باللہ! اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہونے کا دعویٰ کیا۔صرف اس پر بس نہیں بلکہ اس نے دعویٰ نبوت کا اعلان کیا،اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا اقرار،اپنے لئے لفظ نبی کا اقرار،وحی نبوت کا اقرار،اپنے معجزات کا اقرار،اپنے کو نبی تسلیم کرانے کی دعوت،نبی معصوم ہونے کا اقرار،اپنے نہ ماننے والوں کو مجرم ٹھہرانا،ماننے اور نہ ماننے والوں کے درمیان یہ تفریق کرنا کہ:

”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(مرزا کا الہام،تذکرہ،ص:۶۰۷،طبع ربوہ،کلمۃ الفصل،ص:۱۲۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ان دعاوی کی بنا پر امت مسلمہ کا یہ متفقہ موقف ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بہت سی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے،اس لئے وہ کافر،مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو لوگ اس کی جماعت میں شامل ہیں وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا روحانی و مذہبی پیشوا تسلیم کرتے ہیں،چونکہ وہ اس کے تمام دعوؤں کو سچا سمجھتے ہیں اور اس کے الہامات کو وحی الٰہی مانتے ہیں،اس لئے وہ بھی کافر و مرتد ہیں۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ رقم طراز ہیں:

”مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر وارتداد و خارج الاسلام ہونے کے وجوہ بے شمار ہیں،مگر ہم بحث کو مختصر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چار وجوہات پر اکتفا کرتے ہیں:

۱:...مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا،جب کہ اسلامی عقیدہ کی رو سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔اور جو شخص آپ کے بعد نبوت ورسالت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

۲:...مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا،اور اسلامی عقیدہ کی رو سے ایسا دعویٰ سراسر کفر ہے۔

۳:...مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء کے اوصاف وکمالات اس کی ذات میں جمع ہیں،اور ایسا ادعا کفر ہے۔

۴:...مرزا قادیانی نے انبیائے کرام علیہم السلام خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہایت مکروہ الفاظ میں توہین کی ہے،اور کسی نبی کی توہین کفر ہے۔“

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ہی ہمارے اکابر نے اپنی فراست سے اس کے دجل اور کفر کو بھانپ لیا تھا اور اسی وقت سے انہوں نے مسلمانوں کو باور کرانا شروع کر دیا تھا کہ یہ آدمی آگے چل کر امت مسلمہ کے لئے ایک فتنہ ثابت ہوگا اور امت مسلمہ کو گمراہی کراہی کے کنویں میں دھکیل دے گا۔جوں جوں اس نے دعوے کئے توں توں مسلمانوں کے سامنے اس کا دجل اور کفر طشت از بام ہوتا گیا،یہاں تک کہ اس کے انہی تلبیسات اور تشکیکات کی بنا پر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کانپ اور تڑپ اٹھے کہ اگر اس دجل،ارتداد اور کفر کے سامنے بند نہ باندھا گیا تو یہ امت مسلمہ کو گمراہ کرکے رکھ دے گا۔آپ نے اللہ تعالیٰ سے التجائیں کیں،آہ وزاری کی،استخارے کئے،اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں القاء کیا کہ اس فتنے کے لئے ایک جماعت مقرر ہو جو جماعتی سطح پر اس کا مقابلہ اور توڑ کرے،جہاں آپ نے اپنے تمام شاگردوں کو اس کام کی طرف متوجہ کیا،وہاں آپ نے قافلۂ احرار کے سالار حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ

بخاری نور اللہ مرقدہ کو اس جماعت کا پہلا امیر مقرر کیا اور پانچ سو علمائے کرام سے ان کے ہاتھ پر بیعت کرائی۔

اس کے بعد پاکستان وجود میں آ گیا، قادیانیت کی قیادت ہندوستان سے بھاگ کر پاکستان آ گئی، ہمارے اکابر نے ان کے خلاف جدوجہد جاری رکھی، اس جدوجہد کے نتیجے میں مجاہدین ختم نبوت نے لاہور کی سڑکوں پر ۱۹۵۳ء میں دس ہزار جانوں کا نذرانہ دے کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیوں اور شہادتوں کی یاد تازہ کر دی۔ ۱۹۷۴ء میں انہی علمائے کرام کی جدوجہد اور جماعتی نمائندگی کی بنا پر پاکستان کی قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ عالمی سطح پر اس جماعت کے امیر پنجم محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی کوششوں اور جدوجہد سے ۱۴۴ مسلمانوں کی نمائندہ جماعتوں کا پلیٹ فارم رابطہ عالم اسلامی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ جماعت ہی کی محنت اور جدوجہد سے ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا، جس کی بنا پر قادیانیوں کے لئے شعائر اسلام کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا۔

قادیانی خلیفہ مرزا طاہر چھپ کر جب پاکستان سے انگلینڈ بھاگ گیا تو اس جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی اس کا پیچھا کیا تا کہ برطانیہ کے مسلمان، قادیانیوں کی فتنہ سامانیوں کا شکار ہو کر اپنے ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھیں، اس لئے جماعت نے وہاں بھی اپنا دفتر قائم کیا اور برطانیہ کے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ قادیانیوں کا دین وایمان اور اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی بنا پر ۲۷ سال سے ختم نبوت کانفرنس برطانیہ میں منعقد کی جاتی ہے۔

کہنے کو یہ ایک کانفرنس ہے، لیکن حقیقت میں یہ پورے برطانیہ کے مسلمانوں کو اسلامی بیداری کا ذریعہ اور نئی نسل کو قادیانیت سے روشناس کرانے اور ان سے بچانے کا ایک بہت بڑا وسیلہ ہے۔ اس لئے کہ کانفرنس سے تقریباً ایک ماہ پہلے جماعت کی قیادت اور علماء پورے برطانیہ کی ایک ایک مسجد اور ایک ایک اسلامی سینٹر میں جاتے ہیں اور وہاں موجود مسلمانوں کو جماعت کا پیغام، قادیانیت سے بچنے کی تدابیر اور اس سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے التزام کی طرف متوجہ کرتے ہیں، جس سے پورے برطانیہ میں اسلامی بیداری کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے اور اس سے بہت سے مسلمانوں کے دلوں میں قادیانیوں اور قادیانی نواز لوگوں کی جانب سے جو شکوک، شبہات ڈالے جاتے ہیں، بہت حد تک ان کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون ملک کے چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں میں ہر سال ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کرتی ہے اور اپنے اکابر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ' حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہ کے اس مشن کو لے کر گلی گلی، قریہ قریہ اور شہر شہر پھر رہی ہے اور اس جماعت کے مبلغین شب و روز آقائے مدنی خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کی چوکیداری اور پہرے داری کا عظیم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کی جائے اور انہیں ان قادیانیوں کے دجل وکفر اور تلبیسات سے بچایا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا جس طرح یہ مشن اور مقصد ہے کہ دنیا بھر کے اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان، اسلام اور عقائد کا تحفظ کیا جائے، ان کو قادیانیوں کے دجل، ارتداد اور کفر سے بچایا جائے اسی طرح جماعت کا یہ بھی مشن اور مقصد ہے کہ جو سادہ لوح انسان قادیانیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں، انہیں قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کر کے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے جوڑا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے، ہماری اس جماعتی جدوجہد کو قبول فرمائے، دین دشمنوں اور فتنہ پروروں کی دشمنی اور فتنہ سامانی سے اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ان قادیانیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی پر دو حرف بھیج کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت اور دامن شفاعت سے جڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مسلمان اپنا دینی تشخص برقرار رکھنے کے لئے اپنی نئی نسل کے ایمان وعقیدہ کا بھرپور تحفظ کریں: مولانا عبدالمجید لدھیانوی

عقیدۂ ختم نبوت نے امت میں زبان ورنگ اور نسل وتہذیب کی تفریق ختم کردی: مولانا خواجہ عزیز احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دے رہی ہے: مولانا اللہ وسایا

مسلمانوں کو باہمی اختلافات اور غلط فہمیوں کو فراموش کرکے اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے: علامہ ڈاکٹر خالد محمود

غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کو دینی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دینی چاہئے: محمود احمد مدنی

اسلام بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے: مفتی خالد محمود

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت عین ایمان ہے: مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی

۲۷ ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی تفصیلی رپورٹ

برمنگھم (رپورٹ: مفتی خالد محمود) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴ رجون ۲۰۱۲ء بروز اتوار برطانیہ کے شہر برمنگھم کی سینٹرل مسجد میں ستائیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کئی مسلم ممالک کے جید علماء ومشائخ کے علاوہ برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک کے ممتاز مذہبی راہنماؤں اور مسلمانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بلاشبہ برطانیہ میں مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع شمار ہوتا ہے۔ اسال بھی حسب معمول کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کی صدارت اور دعا سے ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت کی سعادت قاری قمر الزماں نے حاصل کی جبکہ ہدیہ نعت پاکستان کے مشہور نعت خواں حافظ محمد ابوبکر حیدری اور قاری عزیز الرحمٰن شاہ نے پیش کیا۔ امیر مرکزیہ نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین ہے، جو اس کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آخری امت امت محمدیہ کو عطا کیا گیا، یہ دین زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی راہنمائی کرتا ہے، دین اسلام ان تمام اصول وضابطوں اور ہدایات واحکام سے مزین ہے جو انسانی فلاح وبہبود کے لئے درکار ہیں۔ امت مسلمہ کے علاوہ کسی اور قوم اور ملت کے پاس مکمل آسمانی ہدایت نامہ موجود نہیں اور وہ انسانیت کی الجھی ہوئی گتھیوں کو اپنی عقل خام اور فکر نارسا سے حل کرنا چاہتی ہیں اور آسمانی ہدایت نامہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے اور وحی الٰہی کی روشنی سے محروم ہونے کی بناپر خود بھی تاریک وادیوں میں بھٹک رہی ہیں اور دوسروں کی راہنمائی سے بھی قاصر ہیں، اگر کوئی چاہتا ہے کہ وہ آسمانی ہدایت نامہ اور وحی الٰہی کی روشنی میں اپنے مسائل حل کرے اسے اسلام کے دامن سے وابستہ ہونا چاہئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے روشنی حاصل کرنی چاہئے جو لوگ اسلام کو چھوڑ کر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ اور تعلق ختم کرکے دوسروں کے دامن سے وابستہ ہونا چاہتے ہیں وہ اسلام کے باغی ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے باغی ہیں۔ قادیانیوں نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مقتدا اور نبی مان کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ ختم کرلیا ہے۔ وہ اسلام، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں۔ انہوں نے خود اپنا راستہ مسلمانوں سے علیحدہ کرلیا ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں برطانیہ اور یورپ کے مسلمانوں سے خصوصاً اور تمام عالم اسلام کے مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے لئے دینی تعلیم اور دین کی بنیادی باتوں اور بنیادی عقائد سے واقفیت اتنی ہی ضروری ہے جتنی انسانی زندگی کے لئے پانی اور ہوا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان کسی نسلی تسلسل، کسی قومیت، کسی ذات برادری کا نام نہیں بلکہ اسلام تو ایک نظریہ، ایک اصول، ایک ضابطہ حیات کا نام ہے۔ اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ رشتہ عبودیت قائم کرنے کا، اسلام نام ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت اور آپ کے طریقہ پر چلنے کا۔ انہوں نے کہا کہ خاص

مسلم اکثریتی اور اسلامی ممالک میں بھی آج مسلمان کو مسلمان رہنے کے لئے سخت محنت اور قربانی کی ضرورت ہے اور آپ لوگ تو ایسے ملک میں رہتے ہیں، جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور پھر ان ممالک میں مسلمانوں سے متعلق اچھے جذبات نہیں پائے جاتے۔ مسلمان ہمیشہ مخالف پروپیگنڈا کا شکار رہتے ہیں اور غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کی وجہ سے ایک آزمائش میں ہیں اور مشکل زندگی گزار رہے ہیں، انہیں اپنے تشخص کو برقرار رکھنے اور اپنی نسل کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کے لئے بہت زیادہ محنت اور جانفشانی کی ضرورت ہے، اس لئے علماء سے اپنا تعلق جوڑیں اور اپنے اور اپنی نسلوں کے ایمان و عقیدہ کے تحفظ کے لئے بھرپور محنت کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت اور بے توجہی سے ہم اپنا دینی تشخص ہی کھو بیٹھیں اور اپنی نسل کے ایمان وعقیدہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر قسم کے سیاسی مناقشات اور فرقہ وارانہ نظریات سے بالاتر خالص دینی اور مذہبی تنظیم ہے جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ مجلس اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین کے کامل ومکمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اب اس دین میں کسی اضافہ، کسی ترمیم، کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں اور یہی دین قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے کافی ہے، جب دین مکمل ہو چکا تو اب کسی نئے نبی کی بھی ضرورت نہیں۔ اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی بھی کسی بھی پیرایہ میں نبوت کا دعویٰ کرے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے، اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا اور آپ کو تمام انبیاء کا سردار بنایا اور آپ پر قصر نبوت کی تکمیل فرمادی جو بھی آپ کے اس اعزاز کو چھینے اور آپ کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کرے گا ہم اسے ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کوئی مذہب نہیں بلکہ یہ اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک سازش ہے اور ہم اس سازش کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا

> دین دشمن طاقتوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ مسلمان انتشار وخلفشار کا شکار رہیں۔ علماء کرام کے اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے علماء کرام خصوصاً دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہو کر کام کریں
>
> مفتی ظفر اقبال

قادیانیوں سے کوئی ذاتی جھگڑا نہیں لیکن وہ اسلام کے نام پر مسلمانوں میں گھس کر سادہ لوح مسلمانوں کو بہکانے اور ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان اور مرزا غلام احمد قادیانی کے نہ ماننے والے تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں، یہ ہمارے لئے قابل برداشت نہیں، ہم قادیانیوں سے بھی کہتے ہیں کہ وہ سو سال سے زیادہ تاویل در تاویل کے چکر میں چھپے ہوئے ہیں وہ اسلام کی صحیح تعلیمات کا مطالعہ کریں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔

جمعیت علماء ہند کے راہنما مولانا محمود احمد مدنی نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کا بیان کردہ عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کے امین ووارث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آگے امت تک پہنچایا اور اس عقیدہ کی حفاظت کر کے امت کو درس دیا کہ اس عقیدہ کی حفاظت جان و مال کی حفاظت سے زیادہ ضروری ہے۔ اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنے کی ضرورت پیش آئے تو دریغ نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ان غیر مسلم ممالک میں اپنے بچوں اور اولاد کی دینی تربیت کرنا ضروری ہے اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ یہاں مسلمان مدارس قائم کریں، اسلامی اسکول قائم کریں اور اپنے بچوں کو دینی ماحول دیں تاکہ یہاں کے مادر پدر آزاد ماحول سے ان کو بچایا جاسکے۔

اقرأ روضۃ الاطفال کے ڈائریکٹر اور ختم نبوت کے راہنما مفتی خالد محمود نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے۔ اسلامی حکومت اپنے ذمی شہریوں کے جان و مال اور عزت وآبرو کی ضامن ہوتی ہے۔ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام تو بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نجات کا مدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کے لائے ہوئے دین کو ماننا ہے اور یہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر خدانخواستہ بفرض محال یہ تسلیم کرلیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے تو اس کا

لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ اب مدار نجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہیں بلکہ اس دوسرے نبی پر ایمان لانے سے نجات ہوگی۔ قادیانیت نے نئی نبوت کا جھگڑا کھڑا کر کے دراصل مسلمانوں کے مرکز وفاداری کو بدلنے کی کوشش ہے اور ان کا عقیدت و محبت کا رشتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے جوڑنے کی کوشش کی ہے مکہ و مدینہ کی چھاتیوں کو خشک قرار دے کر قادیان کو دین کا مرکز اور عقیدت کا محور بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی بھی مسلمان اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہے نہ برداشت کرنے کے لئے۔

جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے ناظم اعلیٰ مفتی ظفر اقبال نے کہا کہ یہاں انگلینڈ اور یورپ کے حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسلمان متحد ہو کر خصوصاً یہاں کے علماء کرام متحد ہو کر ایک قوت بن کر ہی یہاں کے حالات کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور اپنے دین پر عمل پیرا بھی ہو سکتے ہیں، لیکن دین دشمن طاقتوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ مسلمان انتشار و خلفشار کا شکار رہیں۔ علماء کرام کے اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے میں تمام علماء کرام خصوصاً دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہو کر کام کریں اور ایک مضبوط قوت بن کر دین کی محنت و کوششوں کو بروئے کار لائیں اور اغیار کو اپنے اختلافات سے جگ ہنسائی کا موقع نہ دیں۔

مولانا خلیل الرحمن نے کہا کہ فتنہ قادیانیت ہندوستان میں پیدا ہوا اور پاکستان میں پروان چڑھا اس لئے پاکستان کے علماء کرام اس فتنہ کی سنگینی سے زیادہ واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے علماء کرام یہاں آ کر ہمیں اور برطانیہ کے مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کرتے ہیں، ہم ان کے شکر گزار ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ یہاں کے علماء کرام بھی اس فتنہ سے آگاہی اور باقاعدہ تربیت حاصل کریں کیونکہ یہاں کے مخصوص حالات کے پیش نظر اس سلسلہ میں وہ بہتر کام کر سکتے ہیں۔

ختم نبوت یو کے کے راہنما مفتی سہیل احمد نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اتنے مختلف دعوے کئے ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کا کون سا دعویٰ صحیح ہے، کبھی وہ دعویٰ کرتا ہے کہ مامور من اللہ ہوں، کبھی ملہم من اللہ کا، کبھی مجدد کا دعویٰ، کبھی محدث کا دعویٰ، کبھی اس نے مہدی کا دعویٰ کیا، کبھی مثیل مسیح کا، کبھی مسیح موعود کا اور پھر بروزی اور ظلی نبوت کا اور آخر میں باقاعدہ نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دعوؤں کے ذریعہ جہاں مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کی وہاں مسلمانوں کو تقسیم کرنے کی بھی کوشش کی مرزا غلام احمد قادیانی نے ان دعوؤں کے ذریعہ اپنی راہ مسلمانوں سے جدا کر لی ہے، اب ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

> **فتنہ قادیانیت**
> ہندوستان میں پیدا ہوا اور پاکستان میں پروان چڑھا، اس لئے پاکستان کے علماء کرام اس فتنہ کی سنگینی سے زیادہ واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے علماء کرام یہاں آ کر ہمیں اور برطانیہ کے مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کرتے ہیں، ہم ان کے شکر گزار ہیں
> مولانا خلیل الرحمن

ختم نبوت انگلینڈ کے مبلغ مفتی محمود الحسن نے کہا کہ قادیانی اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کر غیر مسلموں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ یہ سب ڈھونگ ہے۔ قادیانی ہمیشہ سے مسلمانوں کے درمیان ان کے محلوں، علاقوں اور ان کے شہروں میں رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان رہ کر کاروبار بھی کرتے ہیں، آزادی سے گھومتے پھرتے ہیں، اگر مسلمان ان کو تنگ کرنے پر آ جائیں تو ان کا چلنا پھرنا مشکل ہو جائے، اگر تحقیق کی جائے اور اصل حقائق کو سامنے لایا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ قادیانی پہلے خود کوئی شرارت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو چھیڑتے اور تنگ کرتے ہیں جب جوابی کارروائی ہوتی ہے تو یہ فوراً مظلوم بن کر ساری دنیا میں شور مچاتے اور واویلا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگ قادیانیوں کی چالوں کو سمجھنے لگے ہیں اور اب وہ ان کے دام میں آنے کے لئے تیار نہیں۔

آسٹریلیا سے آئے ہوئے مہمان مقرر شیخ شادی فلسطینی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ہم دل و جان سے اس کی حفاظت کریں گے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جب بھی ضرورت ہوئی ہم دل و جان سے اس کے لئے ہر وقت اور ہر جگہ حاضر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی اولاد کو دین کے بنیادی عقائد سمجھانے چاہئیں خصوصاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت ان کے دلوں میں بٹھانی چاہئے کہ اس دنیا اور آخرت میں کامیابی آپ کے طریقہ سے وابستہ ہے۔

کانفرنس کی اس نشست سے قاری فیض اللہ چترالی، قاری عبدالرزاق رحیمی، حافظ محمد اقبال، مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا محمد اسماعیل رشیدی، قاری تصور

الحق، مفتی محمد اسلم اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔

دوسری نشست

کانفرنس کی دوسری نشست کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد نے کی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری افضال نے حاصل کی جبکہ ابرار شاہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی اساس اور بنیاد ہے، یہ عقیدہ باقی ہے تو دین کی پوری عمارت برقرار ہے، اس عقیدۂ ختم نبوت نے پوری امت مسلمہ کو متحد کردیا ہے اور انہیں وحدت کی لڑی میں پرودیا ہے، اس عقیدہ نے ہمیں ایک ایسے مضبوط رشتہ میں منسلک کردیا ہے جسے زمینی حدود و قیود، زبان و رنگ اور نسل و تہذیب کی تفریق ختم نہیں کرسکتی۔ اسی دینی رشتہ کی وجہ سے ہم تمام مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں اور اسی جذبہ کے تحت دور دراز سے برطانیہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کے پاس آتے ہیں اور انہیں دین کے بنیادی عقائد خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کسی خاص جماعت یا کسی خاص طبقہ کی ذمہ داری نہیں بلکہ اس کی حفاظت کرنا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کے بھی خیر خواہ ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر آجائیں، دنیا اور آخرت کی ذلت و رسوائی سے بچ جائیں، ہم انہیں فکرمندی اور دردمندی سے دعوت دیتے ہیں کہ وہ جھوٹی نبوت سے علیحدہ ہوکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہوجائیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں آخری نبی مان کر کل روز محشر آپ کی شفاعت کے حق دار بنیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ اور یورپ کے امیر حافظ محمد تمکین نے کہا کہ اسلام امن کا مذہب ہے، وہ ہمیشہ امن و سلامتی کا درس دیتا ہے اور جھگڑے فساد سے روکتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی ہمیشہ جھگڑے فساد سے اجتناب کیا ہے اور اسلام کی سدابہار تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ سلامتی کا راستہ اختیار کیا ہے، ہاں جب بھی کسی نے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا اور اپنے باطل

> مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مختلف اور متضاد دعووں کے ذریعہ جہاں مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کی وہاں مسلمانوں کو تقسیم کرنے کی بھی کوشش کی، مرزا قادیانی نے ان دعووں کے ذریعہ اپنی راہ مسلمانوں سے جدا کرلی ہے، اب ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں
>
> مفتی سہیل احمد

نظریات و عقائد کو دجل و تلبیس سے مسلمانوں میں پھیلانا چاہا تو ہم نے دلائل کی بنیاد پر ان مغالطوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اور ہمیشہ دلیل سے اپنی بات سمجھائی ہے اور مخالف کے دجل و فریب کو آشکارا کیا ہے یہ ہمارا دینی فریضہ ہے اور ہم اپنا یہ فریضہ ہمیشہ انجام دیتے رہیں گے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ ڈاکٹر خالد محمود نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اجرائے نبوت کا عقیدہ پیش کرکے امت مسلمہ میں انتشار و خلفشار پیدا کیا ہے، فتنہ قادیانیت کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو باہمی اختلافات اور غلط فہمیوں کو فراموش کرکے اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دور امت مسلمہ کے لئے بڑے فتنوں کا دور ہے، لیکن آج کا سب سے بڑا المیہ پورے اسلامی معاشرہ پر مغربی تہذیب کی یلغار ہے، نئی نسل کے دماغ کو بے دینی کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جارہی ہے، دین اسلام اور اسلاف سے نفرت و بیزاری پیدا کرنے کے لئے ان کے ذہنوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کئے جارہے ہیں، تہذیب جدید کے متوالے یہود و نصاریٰ اور غیروں کی نقالی اور ان کی تہذیب و تمدن کو اپنانے میں اپنے لئے فخر محسوس کررہے ہیں، ایسے میں ان فتنوں سے بچاؤ کی ایک ہی صورت ہے کہ قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام لیا جائے۔ اس کو سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنایا جائے۔

مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت عین ایمان ہے اگر کسی کے دل میں آپ کی محبت نہیں تو اس کے ایمان پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی ہمیشہ حفاظت کرتی آئی ہے اور اس کے لئے اپنا مال، اپنی جان قربان کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتی ہے اور امت مسلمہ ایک لمحہ کے لئے آپ کی عزت و ناموس کے سلسلہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں کرسکتی، انہوں نے کہا کہ محبت رسول کا تقاضا ہے کہ ہم آپ کی سیرت و صورت کو اپنائیں، آپ کے طریقہ پر چلیں، آپ کے دوستوں سے محبت کریں اور آپ کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھیں۔

ناروے سے آئے ہوئے مہمان مولانا مفتی طارق عثمان نے کہا کہ قادیانی حضرات ان ملکوں میں آنے والے نئے مسلمان نوجوانوں کو گھیرنے اور انہیں گمراہ کرکے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن الحمدللہ! علماء کی محنت اور صحیح راہنمائی کی وجہ سے انہیں اپنے مذموم مقاصد میں کامیابی نہیں ہوتی، علماء کرام ہر میدان میں دین کی صحیح تصویر اور اس کی اصل تعلیمات سے عوام الناس کو آگاہ کرتے ہیں اس لئے یورپ کے مسلمانوں کو خصوصیت سے چاہئے کہ وہ علماء سے جڑے رہیں ان سے ہمیشہ رابطہ رکھیں، انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے اور بھیڑیے کی عادت ہے کہ ہمیشہ وہ اس بکری پر حملہ کرتا ہے جو ریوڑ سے علیحدہ ہوجائے اور چرواہے کی نگاہوں سے اوجھل ہوجائے۔ اس لئے جو لوگ علماء سے رابطہ نہیں رکھتے مسلمانوں کی اجتماعیت سے علیحدہ ہوتے ہیں وہ شیطان کا جلد شکار ہوجاتے ہیں۔

مولانا محمد ابراہیم بریڈفورڈ نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیت کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے کیونکہ یہ دجل سے کام لیتا ہے اور مسلمانوں میں گھس کر اسلام اور مسلمان کے نام سے فتنہ پھیلاتا ہے، ان کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے شراب کی بوتل پر زمزم کا لیبل لگا کر اسے فروخت کیا جائے۔ اس وجہ سے اس فتنہ کی سنگینی بہت بڑھ جاتی ہے، اسی لئے علماء نے ہمیشہ اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور ہر طبقہ کے علماء نے محنتیں کیں لیکن علماء دیوبند کی اس سلسلہ میں خدمات سب سے زیادہ اور روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ ہمیں اپنے اکابر کی تحریروں کو پڑھنا چاہئے اور اپنے آپ کو دلائل سے مسلح کرنا چاہئے تاکہ کوئی ہمیں مغالطہ میں ڈال کر گمراہ نہ کرسکے۔

بنگلہ دیش کے مہمان مقرر مولانا فرید مسعود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا، اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے، اس دین کے بعد اب کسی اور دین کی ضرورت نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہوجانے کے بعد اب کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت امت کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ: "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں جب تک اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے: ایک کتاب اللہ اور دوسری میری

> **عقیدہ ختم نبوت**
> **ہمارے ایمان کا حصہ ہے**
> **ہمیں اپنی اولاد کو دین اسلام کے**
> **بنیادی عقائد سمجھانے چاہئیں خصوصاً**
> **حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و**
> **عقیدت ان کے دلوں میں بٹھانی**
> **چاہئے کہ اس دنیا اور آخرت میں**
> **کامیابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم**
> **کے طریقے سے وابستہ ہے**
> شیخ شادی فلسطینی

سنت۔" آج اس پرفتن دور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن وسنت سے راہنمائی حاصل کریں۔

ڈنکاسٹر کے مولانا ابوبکر نے کہا کہ قادیانیوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانے سے ہٹانے کے لئے اپنی نبوت کا شوشہ چھوڑا اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے خودساختہ الہامات کے ذریعہ ایک نیا دین پیش کیا قادیانی بظاہر اسلام کا مقدس نام لیتے ہیں مگر اس میں سراسر کفر پوشیدہ ہے۔ قادیانیت استعمار کا خودکاشتہ ایسا خاردار پودا ہے جس میں الجھ کر امت کا اتحاد تار تار ہو چکا ہے۔

بیلجیئم کے مولانا عبدالحمید نے کہا کہ چودہ سو سال سے کئی افراد نے نبوت کے دعوے کئے مگر اپنے بُرے انجام سے دوچار ہوئے، امت نے کسی جھوٹے مدعی نبوت کو تسلیم نہیں کیا۔

لندن کے شیخ ممتاز الحق نے کہا کہ نبوت کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوگئی۔ ظلی، بروزی کے لاحقے، سابقے دجل اور فریب ہیں، سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش ہے۔

مفتی وقاص نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت میں امت کی وحدت کا راز پوشیدہ ہے اور اس امت کی بقا کا ضامن ہے اگر یہ عقیدہ درمیان سے نکل جائے تو امت امت نہ رہے گی بلکہ نبوتوں کے دعوؤں سے امتیں جنم لیں گی۔

بالٹی کے مولانا محمد ایوب سورتی نے کہا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا مسئلہ آتا ہے تو پوری امت اس کی حفاظت کے لئے یکجان ہوتی ہے اور اس کے لئے اپنا تن من دھن اپنی اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتی ہے۔

کانفرنس کی اس نشست سے مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا اسلام علی شاہ، پیر محمد انور، حافظ اظہر اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ سینٹرل مسجد برمنگھم کے خطیب مولانا محمد اسماعیل رشیدی نے برطانیہ کے مختلف شہروں اور اسلامی ممالک سے آنے والے علماء ومشائخ اور شرکائے کانفرنس کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور عظیم الشان کانفرنس کو کامیاب بنانے پر مبارکباد پیش کی۔

امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب کی دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔☆

بدگمانی سے بچو!

مفتی محمود اشرف عثمانی

اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ضروری ہے

آدمی کتنا ہی گناہگار اور خطا کار کیوں نہ ہو مگر اسے توبہ کے اہتمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اچھا گمان رکھنا چاہئے کہ وہ غفور رحیم ہیں، گناہوں کو معاف فرمانے والے ہیں، رحم کرنے والے ہیں، آدمی کو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے:

"لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا." (الزمر:۵۳)

ترجمہ: "اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔"

"وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ." (یوسف:۸۷)

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔"

"وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ." (الحجر:۵۶)

ترجمہ: "(حضرت ابراہیم نے) فرمایا: اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے، سوائے گمراہ لوگوں کے۔"

لہٰذا آدمی کبھی بھی اپنے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو اور اپنی طرف سے اپنے رب سے ہمیشہ اچھا گمان رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہم پر ماں سے زیادہ مہربان، باپ سے زیادہ خیال رکھنے والا ہے، البتہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اسباب کو شرعی حدود میں استعمال کرتا رہے، جن میں توبہ اور حقوق کی ادائیگی کی کوشش بھی شامل ہے۔

عام مسلمانوں سے بھی اچھا گمان رکھنا عبادت ہے

اسی طرح عام مسلمانوں کے ساتھ بھی حتی الامکان اچھا گمان رکھنا چاہئے، فقہاء عظام اور صوفیاء کرام رحمہم اللہ نے تحریر فرمایا ہے کہ عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں، ہاں بدگمانی کرنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے اور جب تک یقینی دلیل موجود نہ ہو کسی کو متہم قرار دے کر ملزم قرار نہیں دیا جاسکتا، لہٰذا عام حالات میں ہر مسلمان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ضروری ہے اور مسلمانوں کے ساتھ یہ اچھا گمان رکھنا ایک درجہ کی عبادت ہے۔

مسند احمد اور ابوداؤد کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حسن الظن من حسن العبادة."

ترجمہ: "اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت میں سے ہے۔" (مشکوٰۃ المصابیح، مرقاۃ، ص:۲۷۵، ج:۹)

مثلاً اگر کسی نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں فلاں وقت آؤں گا اور پھر وہ نہ آیا تو ہم اس سے بدگمان بھی ہوسکتے ہیں لیکن اگر ہم اس سے اچھا گمان رکھ کر یہ خیال کرلیں کہ شاید اسے کوئی عذر ہوگیا ہو، شاید وہ بیمار ہوگیا ہو، شاید اس کی سواری خراب ہوگئی ہو تو یہ اچھا گمان رکھنا ہمارے لئے باعث عبادت بن جائے گا۔

اچھے گمان کے ساتھ احتیاط میں کوئی حرج نہیں

مگر اچھا گمان رکھنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ اس پر اعتماد بھی کریں، آپ اسے قرض بھی ضرور دیں، اپنے راز بھی اس کے سامنے ظاہر کردیں اور اپنی امانات بھی ضرور اس کے سپرد کردیں، یہ سب کچھ غلط ہوگا، لہٰذا اچھا گمان رکھنے کے باوجود اپنی چیزوں کی احتیاط بہرحال لازم ہے اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ احتیاط کرنے کا مطلب بدگمانی نہیں ہوتا۔

دیکھئے اگر آدمی کسی مسجد میں یا مسلمانوں کے کسی مجمع میں جائے تو وہاں موجود لوگوں کو چور، ڈاکو قرار دینا تو غلط ہے، لیکن مسجد کے سب نمازیوں کو اچھا مسلمان سمجھنے کے باوجود اپنی جیب، اپنی چیزوں اور اپنے جوتے کی احتیاط خود آپ پر ہی لازم ہے تاکہ بعد میں آپ پریشانی میں مبتلا نہ ہوں... حضرت مفتی محمد شفیع قدس سرہ نے شیخ سعدیؒ کے شعر کا یہی مطلب تحریر فرمایا ہے:

نگہ دارد آں شوخ در کیسہ دُر
کہ دانِد ہمہ خلق را کیسہ بُر

"یعنی وہ شوخ اپنی جیب میں موجود موتی کی حفاظت کرنا چاہتا ہے تو ساری مخلوق کو گرہ کٹ سمجھتا ہے۔"

مقصد یہ ہے کہ ہم ساری مخلوق کو گرہ کٹ تو نہیں سمجھ سکتے لیکن اگر اپنی چیز کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو تمام جیب تراشوں سے ہمیں اپنی جیب کی پوری حفاظت کرنی ہوگی ورنہ کوئی بھی شخص ہمیں ہماری نعمت سے محروم کرسکتا ہے.... نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ چیز ہماری غلطی سے کہیں گر پڑے اور ہم دوسروں کو الزام دیتے پھریں اور معاشرہ میں ایسا بکثرت ہوتا ہے کہ کسی چیز کے گم ہوجانے پر قریبی لوگوں پر الزام لگانے شروع کردیے جاتے ہیں مگر بعد میں پتہ چلتا ہے کہ خود یہ شخص اپنی چیز گرا کر یا کسی جگہ بھول کر آگیا تھا اور ناحق دوسروں کو ملزم بلکہ مجرم قرار دینا شروع کردیا۔

غیر اختیاری گمان معاف ہے

• واضح رہے کہ کسی شخص کو دیکھ کر بعض اوقات اچانک دل میں اس کے بُرے ہونے کا گمان خود بخود پیدا ہوجاتا ہے، یہ غیر اختیاری ہے اور طبعی ہے، شرعاً اس پر مواخذہ نہیں، بشرطیکہ اس بدگمانی کے تقاضے پر عمل نہ کرے، یعنی اسے ملزم یا مجرم قرار نہ دے مگر حتی الامکان ایسی بدگمانی کو بھی دل سے صاف کردینا چاہئے۔ ہاں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے میں بالکل کوئی حرج نہیں جیسا کہ اوپر گزرا۔ لہٰذا احتیاطی تدابیر اختیار کرلی جائیں۔

اگر قرائن قوی ہوں تو بدگمانی ممنوع نہیں

یہ گزشتہ سب تفصیل اس وقت تھی جبکہ قرائن موجود نہ ہوں، لیکن اگر علانیہ علامات یا قرائن پائے جاتے ہوں جس کی مثال حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے تحریر فرمائی ہے کہ مثلاً کوئی شخص شراب خانہ میں آتا جاتا ہو یا فاحشہ عورتوں کے مکان پر اس کی آمدورفت ہو تو اس کے بارے میں بدگمان ہوجانا ایک طبعی اور فطری امر ہے اور ایسے قرائن کی بنا پر آدمی کو متہم بھی سمجھا جاسکتا ہے، لیکن حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ متہم سمجھنے کے باوجود اپنی اس بات پر یقین نہ رکھے، کیونکہ اس کا قوی امکان ہے کہ اس کی یہ آمدورفت کسی واقعی ضرورت کی بنا پر ہو مثلاً اپنا حق وصول کرنے جاتا ہو یا دعوت و تبلیغ کی خاطر جاتا ہو لہٰذا محض اس آمدورفت کی بنا پر اسے مجرم قرار دے کر شرابی یا زانی قرار دینا شرعی طور پر غلط ہوگا۔

کیونکہ جب تک بینہ یا اقرار نہ ہو کسی شخص کو مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا، بالخصوص جبکہ وہ اپنے جرم کی نفی پر قسم بھی اٹھالے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (حضرت) عیسیٰ بن مریم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چوری کررہا ہے (یعنی کسی کے گھر سے چپکے سے کوئی چیز لے جارہا ہے تو (حضرت) عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: تم نے چوری کی، اس نے کہا: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہرگز ایسا نہیں ہے۔ (حضرت) عیسیٰ نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا (جس کی تم نے قسم اٹھائی) اور میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا۔“

(صحیح بخاری وفی روایۃ مسلم وکذبت نفسی مشکوٰۃ، ص:۴۲۹)

اس حدیث شریف سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ قوی قرائن کی روشنی میں آدمی کو متہم قرار دیا جاسکتا ہے لیکن اگر بینہ موجود نہ ہو اور مدعا علیہ قسم اٹھالے تو اس کی تصدیق کردی جائے گی، کیونکہ امکان ہے کہ اس نے یہ سب کچھ مالک کی اجازت سے لیا ہو اور یہ بھی امکان ہے کہ اس نے اپنا حق وصول کیا ہو، لہٰذا قوی قرائن کی موجودگی میں تہمت پیدا ہوجاتی ہے مگر مجرم قرار دینے کے لئے شرعی طور پر بینہ اقرار وغیرہ لازم اور ضروری ہے۔ (دیکھیں فتح الباری، ج:۵، ص:۔۔۔ بحوالہ فتح الملہم، ص:۔۔، ج:۵)

عام حالات میں مسلمانوں کے ساتھ بدگمانی جائز نہیں

اوپر کا حکم تو اس صورت میں تھا جبکہ قرائن موجود ہوں، لیکن اگر علامات اور قرائن بھی موجود نہ ہوں اور پھر بھی آدمی دوسروں کے ساتھ بُرا گمان رکھے اسے قرآن وحدیث میں ممنوع قرار دیا گیا ہے اور اسی کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ:

”خبردار بدگمانی سے بچو! کیونکہ بدگمانی بہت جھوٹی بات ہے۔“

لہٰذا جہاں تک ہوسکے ہر شخص سے اچھا گمان رکھنا چاہئے ایک اچھے اسلامی معاشرہ میں اگر ہر شخص دوسرے کو چور ڈاکو سمجھنے لگے گا تو اس کے نتائج بھی اچھے نہیں ہوں گے، معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجائے گا، لوگ نفسیاتی مریض بن جائیں گے اور ہر شخص خوف وہراس کی فضا میں زندگی بسر کرے گا۔ ہماری اپنی ذہنی، جسمانی اور فکری صحت کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ ہم بدگمانی کے مرض کا شکار نہ ہوں، شریعت کے مطابق اپنے اپنے عمل میں بالخصوص مالی اور جسمانی معاملات میں احتیاط سے ضرور کام لیں، لیکن اپنی ذہنی کیفیت کو اعتدال میں رکھ کر بدگمانی کرنے سے پرہیز کریں۔ قرآن وسنت کے ان احکام پر عمل کرنے سے ہی ہماری دنیا وآخرت کی درستگی ہوسکتی ہے۔ واللّٰہ تعالیٰ ہو الموفق لما یحبہ ویرضاہ۔

☆☆..................☆☆

اعتذار

ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۳۱ شمارہ ۱۹ کے ص:۲۷ کے دوسرے کالم میں کمپوزنگ کی غلطی پر ہم معذرت خواہ ہیں صحیح عبارت اس طرح پڑھی جائے:

”قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا قول:

”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین“ اور احادیث صحیحہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ”لا نبی بعدی“ سن لینے کے بعد کوئی مسلمان کیسے جرأت کرسکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی کو نبی مانے؟“ (افکار الملحدین)

جہاں میں اہل ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں

شمس الحق ندوی

اس وقت دنیا جس دور سے گزر رہی ہے اور انسانیت ضلالت وگمراہی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں جس طرح بھٹک رہی ہے، تہذیب حاضر کی چمک دمک اور جدید ترقیات وایجادات کی فراوانی، لہو ولعب کے نئے نئے انداز اور ان کو چند لمحوں میں پوری دنیا میں پہنچادینے کے ذرائع ابلاغ نے پوری انسانی آبادی کو ہوس پرستی اور اخلاقی انارکی کے اس موڑ پر پہنچادیا ہے، جہاں مال ودولت کی محبت اور حصول جاہ ومنصب کی خاطر مذہبی، اخلاقی، انسانی ہمدردی اور محبت ورواداری کے سارے بندھن ٹوٹ چکے ہیں۔

انسان ان سرحدوں کو پار کر رہا ہے، جہاں زہریلے جانور اور درندے بھی نہ پہنچ سکے، انسانیت کی اس بدنصیبی اور بے خوف وخطر ہلاکت کے اس مہلک غار میں چھلانگ لگانے اور اس پر فخر کرنے اور خوشی کے شادیانے بجانے کے سلسلہ میں کچھ زیادہ تشریح اور واقعات کا ذکر کرنے اور اس کی وضاحت میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ اخبارات میں شائع ہونے والے روزمرہ کے واقعات اوران برہنہ تصویروں کی اشاعت جن کو دیکھ کر اگر کچھ بھی انسانی شعور وحس باقی ہو تو شرم سے انسان کی پیشانی پسینہ پسینہ ہوجائے، کافی ہے ٹیلیویژن اور انٹرنیٹ کی انسانیت سوز چیزوں کا تو ذکر ہی کیا۔

جہاں تک مال کی حد سے بڑھی ہوئی محبت اور حصول مال وزر کے لئے ہر قید وبند سے آزاد ہوکر ہر اس طریقہ کو اپنانا جو مال کو بڑھائے خواہ وہ چیزوں میں ملاوٹ ہو یا نقلی چیزوں کی تیاری، فریب وجھوٹ اور ہر صاحب اختیار کا غریبوں کی غربت پر ترس کھانے کے بجائے ان سے ان کی جیب ودامن میں بچے کھچے چند ٹکوں کا بھی مختلف انداز سے چھین لینے کا حربہ اپنانا اور ان کی آہ وکراہ پر ذرا بھی ترس نہ کھانا، اس کی بھی تفصیلات ڈھکی چھپی نہیں ہیں، رہا جاہ ومنصب کا شوق وچسکہ تو ہمارے موجودہ سیاسی ماحول میں اس کو بھی کچھ زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں، ملک وقوم کی فلاح وکامیابی کا اعلان تو ہر ایک کرتا ہے، لیکن قوم وملک سے ان کی وفاداری کے چھن چھنا کر جو واقعات پریس اور میڈیا میں آجاتے ہیں اور قرآن کے الفاظ میں "ویلعن بعضکم بعضا" کا نقشہ پیش کرتے ہیں، وہ بڑی مایوسی پیدا کرتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے علاوہ، بلکہ اس کو یوں کہا جائے کہ اس جھاگ کے علاوہ اس کے نیچے آب حیواں کی روانی نے بھی دم سادھ لیا ہے اور انسانوں کو فائدہ پہنچانے والی کوئی چیز بھی اب باقی نہیں رہی ہے۔

ان ساری تاریکیوں، ریشہ دوانیوں اور لن ترانیوں کے باوجود ہم: "اما الزبد فیذھب جفاء واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض" کا بھی مشاہدہ کرتے رہتے ہیں، حکومتیں کتنی جلد جلد بنتی اور گرتی ہیں، عہدوں میں کس طرح تیزی کے ساتھ ردوبدل ہوتا رہتا ہے، ذرائع ابلاغ اس کی بھی تصویر برابر پیش کرتے رہتے ہیں اور بزبان حال اعلان کرتے ہیں: "فاعتبروا یا اولی الابصار" مگر دل اتنے مردہ ہوچکے ہیں، جاہ ومنصب کا نقشہ اتنا تیز ہے کہ عبرتناک انجام کے بعد بھی "ولکن اکثر الناس لایعلمون" کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

یہ وہ حالات ہیں جو بعض وقت انسانیت کا درد رکھنے والوں کی ہمتوں کو پست اور انسانیت سے مایوسی پیدا کرتے ہیں، لیکن انہیں گھٹاٹوپ اندھیروں اور میں "ظلمات بعضھا فوق بعض" ہیں، وہ حقیقت بھی زندہ ہے جو ہزار طوفانوں کے باوجود نہ صرف یہ کہ باقی ہے، بلکہ اس کی کشش بہت سے بھولے بھٹکوں کو اپنے دامن میں پناہ دے رہی ہے، اس حقیقت کی جلوہ نمائیاں دنیا کے ہر گوشہ میں چراغ راہ کا کام دے رہی ہیں، دنیا کے اس شور اور ہنگامہ خیزیوں میں جہاں کان پڑی آواز بھی نہیں سنائی دیتی، اس کا اعلان (اذان) اس طلسم کو توڑ دیتا ہے اور دنیا کو باور کراتا ہے کہ جسم وپیٹ کی لذتوں کے علاوہ

ایک عیسائی جوڑے کا قبول اسلام

۲۰ فروری ۲۰۱۲ء کو دفتر ختم نبوت مسجد عائشہ صدیقہ شیخوپورہ میں ندیم اور ان کی زوجہ سعدیہ نے ختم نبوت کے راہنما مولانا قاری محمد الیاس کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے اور اپنے سابقہ عقائد باطلہ سے تائب ہوگئے۔ اس مجلس میں شیخوپورہ ختم نبوت کے مبلغ ریاض احمد کبروزی مسجد عائشہ صدیقہ کے مدرس قاری نواز اور حافظ خالد محمود بھی موجود تھے۔ قاری صاحب نے ندیم کا نام محمد ندیم اور ان کی اہلیہ سعدیہ بی بی نام برقرار رکھا اور ان کے ایک سالہ بیٹے کا نام امین الدین رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

ایک دوسری حقیقت بھی ہے اور وہی انسانی کنبہ کی فلاح وکامیابی کی راہ ہے، رات ودن کا کوئی ایسا لمحہ خالی نہیں جاتا، جب دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں اس حقیقت کا اعلان: "حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح" کے الفاظ میں نہ کیا جاتا ہو۔

اس نعرۂ حق کے سامنے بازار کا شور دب جاتا ہے اور سب حقیقتیں اس حقیقت کے سامنے ماند پڑ جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار بندے اس آواز پر اپنا سارا کاروبار چھوڑ کر دوڑ پڑتے ہیں اور کاندھے سے کاندھا ملا کر، دنیا سے ہاتھ اٹھا کر صفیں باندھ کر اس طرح کھڑے ہو جاتے ہیں جیسے اس دنیا سے ان کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے الفاظ میں:

"جب رات کو پورا شہر میٹھی نیند سوتا ہے اور یہ جیتی جاگتی دنیا ایک وسیع قبرستان ہوتی ہے، دفعتاً موت کی اس بستی میں زندگی کا سرچشمہ اس طرح ابلتا ہے، جس طرح رات کی سیاہی میں صبح کی سپیدی نمودار ہو: "الصلوٰۃ خیر من النوم" سے اونچی، سوتی انسانیت کو تازگی اور زندگی کا پیغام ملتا ہے، جب کسی طاقت وسلطنت کا متوالا "انا ربکم الاعلیٰ"... میں تمہارا سب سے اونچا پروردگار ہوں... اور "مالکم من الٰہ غیری"... میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں... کا نعرہ لگاتا ہے تو ایک غریب مؤذن اسی کی مملکت کی بلندیوں سے "اللہ اکبر" کہہ کر اس کے دعوائے خدائی کا تمسخر اڑاتا ہے اور "اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ" کہہ کر حقیقی بادشاہت کا اعلان کرتا ہے۔"

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ان ساری فتنہ سامانیوں اور اس صدائے حق کے خلاف ہر طرح کی سازشوں، منصوبوں اور بے پناہ دولت خرچ کرنے کے باوجود حق کا آوازہ بلند ہی ہو رہا ہے، اگر کسی جگہ دبتا نظر آتا ہے تو دوسری جگہ اس کی سحرانگیزی دلوں کو اپنی طرف کھینچتی اور سرکش وباغی سروں کو اپنی چوکھٹ پر جھکاتی دکھائی دیتی ہے۔

امریکا جیسے ملک میں اس صدائے حق پر لبیک کہنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے، جنوبی امریکا کے مہاجرین کے اندر جن کی اکثریت اسپینی ہے، اسلام تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے، اس طرح کی خبریں برابر آتی رہتی ہیں اور دنیا کے مختلف ملکوں میں اس صدائے حق پر لبیک کہنے کی رپورٹیں اخبارات شائع کرتے رہتے ہیں جن کو پڑھ کر مزید کتنے بندگان خدا کو حق کی ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اس امت مسلمہ کا وجود دنیا کے ہر گوشہ میں مادی حقیقتوں اور جسمانی لذتوں کے علاوہ بالکل ایک دوسری حقیقت کے وجود کا اعلان ہی، اس کا ہر فرد پیدا ہو کر اور مر کر بھی اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ دنیا کی تمام طاقتوں سے بڑی ایک دوسری طاقت اور اس زندگی سے زیادہ حقیقی دوسری زندگی ہے۔ جس امت کی حقیقت یہ ہو اور تاریخ جس کا برابر ثبوت دیتی آئی ہو، اس کو حالات کے اتار چڑھاؤ سے بھی اور کسی حال میں مایوس نہ ہونا چاہئے بلکہ اپنا سفر صحیح سمت پر جاری رکھنا چاہئے کہ:

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے ادھر نکلے

مسلمانوں کے قبرستان سے قادیانی مردہ نکال دیا گیا

راجن پور (محمد اقبال مبلغ ختم نبوت) ضلع راجن پور کے علاقے فاضل پور کی نواحی بستی المعروف کھوڑے والی میں ایک مرزائی نیاز احمد نامی ۳۱ مئی بروز جمعرات کو مرا تو اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں چوری چھپے دفن کر دیا گیا۔ ۲؍جون بروز ہفتہ صبح دس بجے کے قریب وہاں کا ایک آدمی حضرت مولانا قاری حماد اللہ حیدری کے پاس آیا اور اس نے سارا واقعہ سنایا تو مولانا نے فوراً امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور مولانا حافظ علی محمد صدیقی سے رابطہ کیا اور ساری صورت حال سے آگاہ کیا تو انہوں نے جمعیت علماء اسلام اور باقی جماعتوں سے رابطہ کیا اور ایک نمائندہ وفد بنا کر ڈی سی او سے ملے اور احتجاج کیا۔ وفد میں مولانا علی محمد صدیقی راجن پور، مولانا غلام لیسین شاکر امیر جمعیت علماء اسلام ضلع راجن پور، مولانا قاری حماد اللہ حیدری جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام راجن پور، مولانا مفتی ارشاد احمد حقانی امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل راجن پور، قاری عبدالجبار، مولانا الٰہی بخش ساقی، مولانا محمد عثمان، قاری محمد صادق لاشاری، جلیل الرحمن صدیقی اور مولانا عبدالمنان چشتی شامل تھے۔ ڈی سی او صاحب نے حالات کو بھانپتے ہوئے فوراً تھانہ صدر فاضل پور کو آرڈر جاری کیا کہ مسلمانوں کا قبرستان اس مردود سے خالی ہونا چاہئے، اسی وقت مرزائیوں کے صدر سے رابطہ کیا اور اس سے بھی کہا کہ چونکہ تم کافر ہو، تم نے مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مردہ دفن کیوں کیا؟ عصر سے پہلے مسلمانوں کا قبرستان اس مرزائی سے پاک ہونا چاہئے، ورنہ حالات کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔ چنانچہ مرزائیوں نے اس مردود کو وہاں سے نکال کر اپنے مرگھٹ ٹھیکری میں دبا دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کے علماء انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے بروقت کارروائی کر کے ضلع راجن پور کے امن وامان کو بحال رکھا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی قرآن دانی

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا علم اور ان کی قرآن دانی ضرب المثل ہے' یہ وہی ہیں جن کو بحر امت کا مبارک لقب دیا گیا ہے' جن کا معدن علم و فضل ہونا صحابہؓ میں مسلم تھا' جن کی ذکاوت' فطانت اور حذاقت و فقاہت مانی ہوئی تھی۔

اور یہ سب کچھ اس کا نتیجہ تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ آپ کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا: "اے اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو حکمت سکھلا دے۔"

وہی حکمت تھی جو تعلیم' بیان' تلقین' وعظ و نصیحت اور مناظرہ کی شکل میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی تھی اور بڑے بڑے صاحب علم اور فقیہہ صحابہ گردنیں ان کے سامنے جھکا دیتے تھے۔ بقول عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے کہ کوئی عالم نہ تھا' جو ان کے سامنے جھک نہ گیا ہو اور کوئی سائل نہ تھا جس نے اپنے سوال کے متعلق ان کے پاس علم نہ پایا ہو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس حکمت لدنی اور حذاقت طبعی کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے جس کو تاریخ کے اوراق سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ہرقل (قیصر روم) نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکتوب بھیجا جس میں عجیب و غریب سوالات کئے گئے تھے' جو فی الحقیقت نہایت پیچیدہ اور فہم آزما تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درباریوں نے ان سے عرض کیا کہ سوالات اہم اور باریک ہیں اور آپ اس میدان میں دوڑ نہ سکیں گے' اگر آپ نے کسی جواب میں بھی کوتاہی یا لغزش کھائی تو یقیناً آپ کا قیصر کی نگاہوں سے گر جانا دولت اسلامیہ اور مسلمانوں کے لئے خفت و ندامت کا باعث ہوگا' اس لئے مناسب ہے کہ آپ ان سوالات کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کریں اور وہاں سے جوابات لے کر ان کو قیصر کے پاس بھیج دیں۔

چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوالات روانہ کر دیے' ابن عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں جواب میں کوئی تاخیر ہی نہ ہوتی تھی بلکہ جتنا پیچیدہ سوال ہوتا تھا وہ اتنا ہی جلد اس کی تہہ کو پالیتے تھے اور جواب میں جلدی فرماتے تھے۔ انہوں نے جوابات روانہ فرما دیے۔ سوالات و جوابات میں آپ اس بحر امت کی زود فہمی اور برجستہ گوئی ملاحظہ فرمائیں۔ قیصر سوال کرتا ہے:

۱:...... شے اور لاشے کیا ہے؟

۲:...... وہ چار چیزیں کون سی ہیں جو ذی روح ہیں' مگر نہ باپ کی پیٹھ میں رہیں' نہ ماں کا پیٹ انہوں نے دیکھا؟

۳:...... وہ کون سا انسان ہے جو بلا باپ کے پیدا ہوا۔

۴:...... وہ کون سا انسان ہے جس کی ماں نہیں؟

۵:...... وہ کون سی قبر ہے جو صاحب قبر سمیت دوڑتی پھری؟

۶:...... وہ کون سا درخت ہے جو بغیر پانی کے اگایا گیا ہے؟

۷:...... کائنات کا وہ کون سا حصہ ہے' جس پر ایک دفعہ کے سوا سورج نے نہ کبھی پہلے طلوع کیا نہ بعد میں کرے گا؟

۸:...... وہ کون سی چیز ہے' جس نے ابتدائے آفرینش سے صرف ایک مرتبہ حرکت کی' نہ پہلے کبھی کی نہ بعد میں کرے گی؟

۹:...... وہ کون سی چیز ہے جس نے سانس لیا اور اس میں روح نہ تھی؟

۱۰:...... چاند میں جو داغ نظر آتا ہے وہ کیا ہے؟

۱۱:...... آج کا دن' گزشتہ کل' آئندہ کل اور آئندہ کے بعد کی کل (پرسوں) کیا ہے؟

۱۲:...... وہ کون سا دین ہے' جس کے سوا کسی دین کو خدا قبول نہ فرمائے گا؟

یہ چند سوالات قیصر نے کئے' لیکن فلسفیانہ حقیقت سے نہیں کئے بلکہ مذہبی حیثیت سے کئے اور ان سوالات کے ذریعے وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی جانچ کرنا چاہتا تھا۔ اسے یہ دیکھنا تھا کہ قرآن ان اشیاء سے متعلق کیا علم رکھتا ہے؟ نیز اس کی آیات ان سوالات کے متعلق کیا رہنمائی کرتی ہیں؟

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حسب ذیل جوابات دیے جو صرف قرآن سے ماخوذ ہیں' اور ان سوالات کے متعلق قرآن نے جو بصیرت پیش کی' وہی بعینہٖ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی خداداد ذہانت سے

پیش فرمادی۔ ہاں یہ خیال رکھا جائے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دینے میں محض آیت پیش کردینے پر اکتفا کیا ہے' آیت کا ترجمہ اور مناسب مقام حل ناظرین کی تفہیم کے لئے میں نے خود کیا ہے' جواب حسب ترتیب سوالات ملاحظہ ہوں۔

جوابات:

۱:..... شے فی الحقیقت پانی ہے' کیونکہ پانی ہی سے ہر شے (چیز) کو حیات وزندگی اور وجودی دولت دی گئی ہے اور جب کہ شے کی شئیت پانی سے ہوئی یعنی شے کا شے ہونا پانی پر موقوف ہوگیا تو پانی ہی درحقیقت شے ہوگیا' کیونکہ وہ مابہ الشئیت اشیاء بنانے والا ہے۔ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا: "وجعلنا من الماء کل شئ حی" (ہم نے ہر شے کو پانی سے پیدا کیا ہے) اور لاشئ دنیا ہے جو اگر موجود بھی ہوئی تو معدوم ہونے کے لئے اور ظاہر بھی ہوئی تو چھپ جانے کے لئے' پس اس کا وجود سایہ اور ظل کا سا وجود ہے اور جو سایہ کی طرح مٹنے والا وجود موہوم رکھے تو وہ خود بھی معدوم ہے اور جس کے ساتھ وابستہ ہوجائے اسے بھی معدوم کردے گی' اور ظاہر ہے کہ جو عدم بلکہ مابہ العدم ہو حقیقتاً وہی لاشے کہلائے جانے کا مستحق ہے' اسی لئے قرآن نے فرمایا:

"دنیا کی زندگی کھیل کود کے سوا کچھ بھی نہیں' پس کچھ نہ ہونا ہی لاشے ہونا ہے۔" (سورۂ عنکبوت)

۲:..... وہ چار چیزیں جو ذی روح اور زندہ پیدا کی گئیں' مگر باپ کے پیٹھ اور ماں کے پیٹ سے آشنا نہیں ہیں' ان میں سے ایک آدم علیہ السلام ہیں' حق تعالیٰ شانہ نے ان کی نسبت "میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے آدم کو پیدا کیا" فرمایا' دوسری چیز ان کی زوجہ ہیں' جو پشت باپ کی اور ماں کے پیٹ کے بجائے آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کی گئیں' تیسری چیز حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ ہے جو پتھر سے بطور معجزہ کے ظاہر ہوئی' چوتھی چیز حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کا مینڈھا ہے جو ان کے فدیہ کے لئے جنت سے لایا گیا۔

۳:..... وہ انسان جس کے باپ نہیں مسیح علیہ السلام ہیں۔

۴:..... وہ انسان جس کی ماں نہیں وہ آدم علیہ السلام ہیں۔

۵:..... وہ قبر جو صاحب قبر سمیت دوڑتی پھری یونس علیہ السلام کی مچھلی تھی جو ان کو اپنے بطن میں لے کر دریا میں دوڑتی رہی اور اسی لئے ان کا لقب قرآن میں صاحب الحوت (مچھلی والے) ہے۔ ان کی نسبت قرآن کریم نے خبر دی ہے:

"پھر ان کو مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہے تھے' سو اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک اسی کے پیٹ میں رہتے۔" (سورۂ انبیاء)

امام رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وہ "لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین" سے تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے اور وہ مچھلی ہمیشہ کے لئے ان کی قبر بنادی جاتی۔

۶:..... وہ درخت جو بغیر پانی کے لگایا گیا ہے' شجر یقطین ہے جو یونس علیہ السلام کو دھوپ سے بچانے کے لئے ان پر اس وقت اگایا گیا تھا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے تھے۔ قرآن کریم نے فرمایا:

"سو ہم نے ان کو ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت مضمحل تھے اور ہم نے ان پر بیل دار درخت بھی اگادیا۔" (سورۂ صافات)

۷:..... وہ حصہ کائنات جس پر ایک مرتبہ کے سوا سورج نے کبھی طلوع نہیں کیا اور نہ کرے گا' بحر اور دریائے نیل کا وہ اندرونی حصہ ہے جو بنی اسرائیل کے گزر جانے کے لئے پھاڑ دیا گیا تھا اور ادھر کا پانی ادھر دیوار بن کر کھڑا رہ گیا تھا' بارہ راستے اس میں بنادیئے گئے تھے تاکہ بارہ قافلے اپنے اپنے راستہ سے گزریں' دریا کے اس حصہ کو اس وقت کے سوا سورج نے کبھی نہیں دیکھا تھا' قرآن نے فرمایا:

"اور جب کہ پھاڑ دیا ہم نے تمہارے لئے دریا کو پس تمہیں تو بچالیا اور آل فرعون کو غرق کردیا اور تم دیکھ رہے تھے۔" (سورۂ بقرہ)

۸:..... وہ چیز جس نے ابتدائے آفرینش سے ایک مرتبہ کے سوا کبھی حرکت نہیں کی طور سیناء ہے' جبل طور اور ارض مقدسہ میں بنی اسرائیل کی ڈھٹائی اور شوخ چشمی حد سے گزر گئی اور انہوں نے تورات کو قبول نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے جبل طور کو اس جگہ سے اٹھا کر دو بازوؤں سے کہا کہ یا تورات کو قبول کرو اور یا تم پر یہ پہاڑ چھوڑ دیا جائے تو انہوں نے جبراً و قہراً اسلامی کتاب کو قبول کیا۔ قرآن حکیم نے فرمایا:

"اور وہ وقت بھی یاد کرو جب کہ ہم نے پہاڑ (طور) کو اٹھا کر چھت کی طرح ان پر معلق کردیا اور ان کو یقین ہوا کہ اب ان پر گرا' اور کہا کہ قبول کرو جو کتاب ہم نے تمہیں دی ہے' مضبوطی کے ساتھ اور یاد رکھو جو احکام اس میں ہیں جس سے توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔"

۹:..... وہ چیز جس نے بغیر روح کے سانس لیا اور نفس کھینچا "صبح ہے" کیونکہ سانس لینا زندگی اور روح کی علامت ہے۔ تنفس چیز متحرک چیز ہے' شب تاریک اس شان سے آتی ہے' عالم پر سکون اور حزن وغمگینی کے آثار طاری ہوجاتے ہیں' اور ایک مردنی سی دنیا پر چھا جاتی ہے اور جب صبح آتی ہے تو عالم کو ہلاتی جلاتی اور

متحرک و بشاش بنانے آتی ہے' معلوم ہوتا ہے کہ عالم زندہ ہوگیا اور ہر متنفس میں کچھ سانس اور دم موجود ہے' پس صبح عالم کے زندوں کو متنفس اور متحرک کرتی ہے اگرچہ وہ حیوانی روح نہیں رکھتی۔ اسی لئے قرآن نے اس کے کمال اشراق اور ضوفشانی کو تنفس سے تعبیر فرمایا:

''قسم ہے صبح کی جب کہ وہ سانس لے (یعنی بایں شان و آن) آنے لگے۔''

(سورۂ تکویر)

۱۰:...... چاند کا داغ مٹاتا وہی ہے جس کو قرآن کریم نے فرمایا:

''ہم نے مٹا دیا رات کو اور ظاہر کردیا دن کی علامت کو۔''

اگر یہ محو (مٹانا) نہ ہوتا تو رات اور دن میں کوئی امتیاز باقی نہ رہتا' نہ رات کو دن سے تمیز دے سکتے اور نہ دن کو رات سے۔

۱۱:...... آج کا دن عمل سے گزشتہ دن کی شکل ہے (جو گزر چکی) آئندہ دن اجل ہے' جو ضرور آکر رہے گی' اس سے اگلا دن امل ہے (جو امید محض ہے پوری ہو یا نہ ہو)۔

۱۲:...... وہ دین کہ جس کے سوا کوئی دین اور مشرب قبول ہی نہ ہوگا ''لاالٰہ الا اللہ'' ہے۔ ☆☆

وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو بخاری شریف کی تعلیم حاصل کرتے ہیں: شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

خانقاہ سراجیہ میں ختم بخاری شریف کی تقریب سعید میں خطاب

بھکر (نمائندہ خصوصی) ۲۰ رمئی بروز اتوار کو مرکز رشد و ہدایت خانقاہ سراجیہ کندیاں میں ایک پُروقار تقریب ختم بخاری شریف حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی زیر نگرانی منعقد ہوئی، جس میں خانقاہ سراجیہ سے تعلق رکھنے والے حضرات شریک ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، شیخ الحدیث مولانا محمد یسین اور مفتی محمد طاہر مسعود کے خطابات ہوئے۔ نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ اپنے تمام بھائیوں سمیت اس تقریب کے روح رواں رہے۔ جبکہ پروگرام کے اسٹیج سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی تھے۔

مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے علماء و طلبا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بخاری شریف احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ ہے جس کا قرآن کریم کے بعد پہلا درجہ ہے، وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو اس کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید ایک بات کی وضاحت فرمائی کہ یہ پروگرام خانقاہی نظام کا حصہ نہیں، ہماری خانقاہ سراجیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے طریقہ کار پر کاربند ہے، جہاں خانقاہی کوئی اجتماع نہیں ہوتا بس صرف ختم خواجگان اور ذکر اذکار ہوتا ہے اور اسی سے طالبین کی اصلاح کی جاتی ہے، یہ پروگرام مدرسہ کا حصہ ہے جو خانقاہ کا ایک اہم جزو ہے مدارس میں ایسے پروگرام ہوتے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یسین مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث مبارک کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ دین میں تین چیزیں بہت ہی اہم ہیں، ایمان، اعمال اور اس کے بعد استقامت، تینوں چیزیں ضروری ہیں اور ان تینوں کو سکھانے کی جگہ خانقاہ اور مدرسہ ہوتے ہیں اور الحمدللہ! یہاں خانقاہ سراجیہ میں دونوں ادارے موجود ہیں یعنی مدرسہ بھی اور خانقاہ بھی۔

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود مدظلہ نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ دین کے نمائندے بن گئے ہیں۔ اس لئے اب آگے چل کر آپ نے اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ تمام ادیان باطلہ کا مقابلہ کرنا ہے، اس سلسلہ میں آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں ہونے والے شعبان المعظم میں ختم نبوت کورس میں ضرور شریک ہوں تاکہ کام کرنے کے انداز سے واقف ہوں۔

یہ پروگرام مدرسہ میں ہونا طے پایا تھا لیکن تیز آندھی کی وجہ سے بروقت مسجد میں منتقل کیا گیا۔ پورے ملک سے خانقاہ سراجیہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احباب شریک ہوئے۔

حضرت خواجہ صاحبؒ کے تمام خلفاء موجود تھے، جناب صاحبزادہ رشید احمد کی نیابت میں خانقاہ احمدیہ ڈاڈو بالا سے ایک بڑے وفد نے پروگرام میں شرکت کی۔

اسی طرح قریبی اضلاع بھکر، سرگودھا، چکوال سے کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ پروگرام کے اختتام پر فارغ التحصیل ہونے والے آٹھ طلبا اور ۴۴ حفظ و تجوید کے طالب علموں کی دستار بندی اور دعا حضرت حاجی عبدالرشید صاحب نے فرمائی۔

شریعت اسلامیہ پر عمل ہی کامیابی کا واحد راستہ

ڈاکٹر مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی

ادھر کچھ دنوں سے یہ بات زیادہ محسوس کی جارہی ہے کہ مسلمانوں اور دین اسلام سے تعلق سے لوگ ایسی کوششیں کررہے ہیں کہ اس دین کا اثر اور اس کا دائرہ محدود ہوتا جائے، مسلمانوں کے دلوں میں دین کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہوں اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ جو دین اتنا قدیم ہوچکا ہے کہ جس پر چودہ سو سال گزر چکے ہیں اور وہ آج کے ان حالات میں کس طرح سے ہمارا ساتھ دے سکتا ہے؟ یہ بات لوگوں کے ذہنوں میں ڈالنے کی کوششیں ہورہی ہیں، مغربی ممالک اپنی کوششوں میں مصروف ہیں اور وہ اپنا یہ کام نہایت ہی باریک بینی کے ساتھ اور انتہائی محنت وراپنی توانائیوں کو صرف کرتے ہوئے کررہے ہیں، ہمیں اس کا احساس بھی شاید نہ ہوتا ہو کہ ہمارے خلاف کیا کیا سازشیں ہورہی ہیں، ہم دین اسلام کی نمائندگی کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اس کے باوجود بھی ہم کو دین اسلام سے منحرف کرنے اور دین اسلام سے دور کرنے اور اسلام کا جو نظام زندگی ہے جس کو شریعت اسلامیہ کہتے ہیں، اس سے بیگانہ بنانے کے لئے پوری کوششیں جاری ہیں، یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہی لوگ ہیں جو نہ صرف یہ کہ ہمارے اوپر ظلم کررہے ہیں بلکہ اپنے آپ پر خود بھی ظلم کررہے ہیں، تاکہ ہمارے اندر احساس کمتری پیدا ہوجائے اور ہم ان ظالموں کی طرف جھکنے لگیں، اللہ تعالیٰ کو یہ معلوم تھا کہ دین کے جو مخالفین ہیں، وہ ہمیشہ دین کے خلاف کام کرتے رہیں گے، مسلمانوں کو اس کا شاید احساس ہو یا نہ ہو، لیکن مسلمانوں کو دین سے بیگانہ کرنے اور دین سے دور کرنے کے لئے ان کی کوششیں جاری رہیں گی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَا تَرْكَنُوْا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا."

ترجمہ: "مت جھکو ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا۔"

ظالم وہ ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کے مقصد کو نہیں سمجھا اور زندگی کو جہاں صرف کرنا چاہئے اس جگہ پر انہوں نے اپنی زندگی کو صرف نہیں کیا، زندگی کو جہاں رکھنا چاہئے انہوں نے اپنی زندگی کو وہاں نہیں رکھا، یہ بڑا ظلم ہے، ان ظالموں کی طرف متوجہ ہونا، ان ظالموں سے متاثر ہونا، ان ظالموں کی طرف جھکنا، ان ظالموں کے پھندے کے اندر پھنسنا، یہ ہمارے لئے کسی طرح زیب نہیں دیتا ہم کسی طرح اس کو پسند نہیں کرسکتے کہ لوگ سازشیں کریں ہمارے دین کے خلاف، ہمارے مذہب کے خلاف، ہماری اسلامی زندگی کے خلاف، ہماری شریعت کے خلاف، ہمارے علماء کے خلاف، ہمارے مدارس کے خلاف، ہماری تعلیم کے خلاف اور جو لوگ سازشیں کریں ہم ان کو بہت اچھی نظر سے دیکھیں اور سمجھیں کہ یہ ہمارے بڑے خیر خواہ ہیں، ہرگز نہیں۔

ان ظالموں کو سمجھنے کی کوشش کرو جو تم کو راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کررہے ہیں، بلکہ تم کو راہ راست سے ہٹارہے ہیں اور کتنے لوگ اس فریب کے اندر مبتلا ہوچکے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ دین کے اندر کچھ نہ کچھ تو اضافہ ہونا چاہئے جو پہلے نہیں تھا اور کچھ چیزیں نکال دی جائیں، یہ زیادہ بہتر ہے۔ ذرا سوچئے کہ یہ بات کس قدر غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دین کو بالکل مکمل بنا کر نازل فرمایا ہے جو ہمیشہ ہمیش تا قیامت قائم و دائم رہے گا، جب تک یہ دنیا قائم رہے گی اس وقت تک یہ دین بھی قائم رہے گا اور جس طرح اس نے پہلے انسانوں کی مدد کی تھی اور جس طرح اس نے انسانوں کو اپنے مقصد کی طرف متوجہ کیا تھا، اسی طرح وہ آخر تک انسانوں کو صحیح مقصد بتاتا رہے گا اور صحیح راستہ کی راہنمائی کرتا رہے گا، اس لئے ان ظالموں کی طرف توجہ کرنا اور ان کی باتوں کو قابل غور سمجھنا اور ان کو اپنا خیر خواہ جاننا یہ بہت بڑی غلطی ہوگی، اس لئے آپ ان لوگوں کی طرف توجہ نہ کریں جو آپ کے مخالف ہیں اور جو آپ کو اچھی حالت میں رہنے دینا نہیں چاہتے اور جو آپ کے دلوں سے اسلام کی روشنی کو چھیننا چاہتے ہیں اور آپ کے دلوں کو تاریک کرنا چاہتے ہیں، ان لوگوں کی باتوں میں آپ نہ پڑیں، آپ اپنے دین کے معاملات کو خود سمجھتے ہیں اور جن چیزوں کو نہیں سمجھتے ان کو علماء کرام سے دریافت کریں اور جس چیز کے بارے میں خدانخواستہ آپ کو شک ہو، اس کے بارے میں اپنے علماء کرام سے پوچھیں، ان کی خدمت میں حاضر ہوں، وہ آپ کو صحیح راستہ بتائیں گے، پھر اسی کے ساتھ ساتھ علم دین کا حصول یہ بہت زیادہ ضروری ہے۔

مدارس اسلامیہ اور مراکز اسلامیہ کا قیام اور اس کو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھانے اور اس کو وسعت دینے کا کام ہمارے لئے بہت ضروری ہے، اگر ہم اس کی طرف توجہ نہیں دیں گے تو ہمارا مستقبل روشن نہیں رہ سکتا،

بلکہ ہمارے مستقبل کے اندر تاریکیاں پیدا ہو جائیں گی، بہر حال اللہ تعالیٰ کو تو یہ دین ہمیشہ ہمیش قیامت تک کے لئے جاری رکھنا ہے تو اگر ہم اس دین کا ساتھ نہیں دیں گے تو اللہ تعالیٰ دوسرے ایسے لوگ پیدا کریں گے جو اس دین کو لے کر چلیں گے اور اس دین کی دعوت لوگوں تک پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ.“ (سورۃ محمد:۳۸)

ترجمہ: ”اگر تم اس دین سے منہ موڑ لوگے، اس دین کو چھوڑ دوگے، اس دین کے بارے میں تم شک میں مبتلا ہو جاؤ گے، اس دین کے حق کو اگر تم ادا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلہ میں ایسے لوگوں کو پیدا کریں گے جو پوری طرح اس دین کو لے کر چلیں گے، اس کی قیادت کریں گے، اس کی دعوت کو لوگوں تک پھیلائیں گے اور اس کو زیادہ سے زیادہ کامل عدل بنا کر دنیا کے سامنے اس کا نمونہ پیش کریں گے۔“

اگر ہم ان ظالموں سے متاثر ہوتے ہیں اور ان کی طرف جھکتے ہیں تو اس کا نتیجہ کیا ہے؟ ”فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ“ اس کا نتیجہ جہنم ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ جس سے پناہ مانگی جائے، سو مرتبہ، ہزاروں مرتبہ، لاکھوں مرتبہ، کروڑوں مرتبہ، اربوں مرتبہ اس سے پناہ مانگیں اور پھر ”وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ“ اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہوگا، اگر تم ان ظالموں کی طرف جھک گئے اور مائل ہو گئے اور اللہ ہی چاہے گا تو تم دوبارہ اس احساس کمتری سے نکل کر احساس برتری کے اندر آجاؤ گے اور تم کو معلوم ہوگا کہ یہی وہ دین ہے، یہی وہ طریقہ زندگی ہے، یہی وہ شریعت ہے جس شریعت کے ذریعہ سے ہم اس دنیا کے اندر عزت اور سعادت کی زندگی بسر کر سکتے ہیں، اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے، ہم اپنے تمام معاملات کے اندر شریعت کے پابند ہیں، چاہے وہ چھوٹے معاملات ہوں یا بڑے معاملات، جو بھی ہوں ہر معاملہ کے اندر ہم شریعت کے پابند ہیں، اگر ہم شریعت کو نظر انداز کرتے ہیں یا شریعت کے کچھ حصہ پر عمل کرتے ہیں اور کچھ حصہ کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہمارا اسلام اس سے مکمل نہیں ہوتا اور ہم اس دین کے صحیح نمائندے نہیں ہو سکتے۔

”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے موثر اور عمدہ انداز میں ہمیں وعظ فرمایا کہ آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے، دلوں میں خوف وخشیت پیدا ہوگئی، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا لگتا ہے کہ یہ رخصتی والا آخری وعظ ہو، ہمیں مزید نصائح فرمایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، نیز حکم سننے اور اس پر عمل کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، چاہے کوئی حبشی غلام ہی تمہارا حاکم وامیر بنا دیا جائے، تم میں سے میرے بعد جو زندہ رہے گا، وہ بے حد اختلافات دیکھے گا، اس وقت تم پر لازم ہوگا کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقہ کی پیروی کرو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو، دین میں نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (ابوداؤد، ترمذی)

اللہ کا خوف کیا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مرضی کو ہر کام میں، ہر لمحہ، ہر وقت اپنی سامنے رکھیں، اگر آپ کے دل کے اندر اللہ کا خوف وتقویٰ ہے تو کوئی چھوٹے سے چھوٹا یا بڑے سے بڑا کوئی بھی کام اس کی مرضی کے خلاف آپ نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ جس بات سے بھی کسی حال میں بھی ناراض ہوں یا اللہ تعالیٰ کسی بات کو بھی ناپسند کرتے ہوں اس کو آپ اختیار کریں یہ تقویٰ کے خلاف ہے، تقویٰ یہ ہے کہ جن نعمتوں کو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا ہے ان نعمتوں کی پوری قدر کریں اور جو نظام زندگی اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا فرمایا ہے اس نظام زندگی کو ہم اپنائیں اور اس کے اوپر چلنے کی کوشش کریں اور اس کے اندر کسی قسم کی کمی اور زیادتی نہ کریں، شریعت کو ہم پوری طرح سے اپنی زندگی کے اندر منطبق کرلیں اور زندگی کے ہر ہر جزو کے اندر شریعت منطبق ہو جائے، یہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا تقویٰ ہے، اللہ کا خوف جب دل کے اندر ہوگا تو اس کی شریعت کا کوئی حصہ ہم سے چھوٹنے نہیں پائے گا، ہر معاملہ میں، ہر کام میں، اور ہر چھوٹی بڑی چیز میں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ شریعت کا پورا لحاظ رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں اسلام کی نعمت عطا فرمائی ہے، اس نعمت کی ہم قدر کریں اور جو شریعت ہم کو عطا فرمائی ہے اور جو طریقہ زندگی عطا فرمایا ہے، جو نظام زندگی عطا فرمایا ہے، اس نظام زندگی کو ہم مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں اور اسی پر چلتے رہیں تو ہم دنیا کی قیادت کے مستحق ہوں گے ورنہ ہم دنیا کی قیادت نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.“

(آل عمران:۱۰۴)

ترجمہ: ”تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔“

آپ کو اللہ تعالیٰ نے امت خیر یا خیر امت بنایا ہے، آپ امت خیر بھی ہیں اور خیر امت بھی ہیں اور آپ کے ذمہ جو کام ہیں وہ یہی ہیں کہ اچھی باتوں کا حکم کریں اور بری باتوں سے منع کریں اور جب خود آپ کے اندر یہ چیز موجود ہوگی تو اچھی باتوں سے آپ کا ذہن اچھی باتوں کی طرف مائل ہوگا اور بری باتوں سے آپ کا ذہن متنفر ہوگا، تبھی آپ لوگوں کو اس بات کی

طرف دعوت دے سکتے ہیں اور تبھی آپ لوگوں کو اچھی باتوں کی طرف مائل کر سکتے ہیں اور بری باتوں سے اور جو چیزیں اللہ کو ناپسند ہیں، ان سے آپ ان کو روک سکتے ہیں: "اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں، اس دنیا کی زندگی کے اندر بھی اور آخرت کی زندگی اندر بھی انشاء اللہ وہی لوگ کامیاب ہیں، جو اللہ کے نظام کو صحیح طریقہ سے چلائیں گے اور دنیا کی قیادت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں گے۔

یہ وہ پیغام تھا جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچایا، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس ذات عظیم کے ہاتھوں میں میری

- جان ہے البتہ تم ضرور امر بالمعروف کرتے رہو گے اور البتہ ضرور تم نہی عن المنکر کرتے رہو گے اور یہی وہ اصل کام ہے، اس کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کرتا ہے کوئی مسلمان تو اس کو کامیابی کس طرح سے حاصل ہو سکتی ہے؟ وہ دعا کرے گا اس کی دعا سنی نہیں جائے گی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر کوئی عذاب بھیج دے اور اس کے بعد تم کوئی دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو۔" (رواہ الترمذی)

اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے "لَتَأْمُرُوْنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ" بڑی تاکید کے ساتھ فرمایا، لام تاکید بھی اور نون تاکید بھی، یہ دونوں چیزیں اس کے اندر موجود ہیں، اس لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ ہمارا سب سے بڑا وظیفہ اور سب سے بڑی ہماری ذمہ داری ہے، اس ذمہ داری کو جب ہم انجام دیں گے تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہمیں حاصل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ حاصل ہونے کے بعد ہم لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دے سکتے ہیں اور اپنے اندر نمونہ پیدا کر سکتے ہیں اس اسلامی زندگی کا اور اس ایمانی زندگی کا اور پھر اس پاکیزہ زندگی کا نمونہ ہم لوگوں کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

آج دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو اس نعمت اسلام سے محروم ہیں، لیکن وہ بھی اسلام کی طرف آنا چاہتے ہیں اور وہ بھی اسلام کو قبول کرنا چاہتے ہیں، جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ اسلام والے اور اسلام قبول کرنے والے اور اسلام کے اندر زندگی کو گزارنے والے اور نسلاً بعد نسلٍ اسلام کے اندر رہنے والے لوگ، اسلام کے پوری طرح سے پابند نہیں ہیں تو ہم کیسے پابند ہو سکتے ہیں، وہ یہ دیکھ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھائی مسلمانوں کی حالت تو ایسی نہیں ہے جو اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتی ہے، اسلام کے مطالعہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان خیر امت ہیں اور امت خیر بھی اور مسلمان تو پوری دنیا کی قیادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، لیکن قیادت کا مظہر کہیں نظر نہیں آتا، جس سے معلوم ہوا کہ یہ امت قیادت کے لئے پیدا کی گئی ہو اور قیادت کا عمل اس سے ہو رہا ہو۔

شریعت اسلامیہ کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ شریعت کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو شریعت ہمیں عطا فرمائی ہے اسے زیادہ سے زیادہ سمجھنے اور اس کی گہرائیوں میں جانے اور اس کے حقائق کو معلوم کرنے اور اس کے احکام وحدود اور اسرار و رموز کو علماء سے معلوم کرنے کی کوشش کریں اور اسی کے مطابق آپ اپنی زندگی کو گزاریں اور شریعت اسلامیہ کو سو فیصد اپنی زندگی کے اوپر منطبق کر لیں تو آپ سچے اور پکے مسلمان ہیں اور آپ کی زندگی شریعت کے مطابق ہے، آپ کی باتیں ہر جگہ سنی جائیں گی اور آپ کی قیادت وامامت ہر جگہ چلے گی، ہر جگہ آپ کی عزت ہوگی ہر جگہ لوگ آپ کو اکرام اور عزت وعظمت کی نظر سے دیکھیں گے اور آپ کے پیچھے چلنے کی کوشش کریں گے۔

اس بات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ شریعت ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے؟ اور ہمیں شریعت والی زندگی کس طرح بنانی ہوگی؟ اور کس طرح اس کا نمونہ ہم دنیا کے سامنے پیش کریں گے؟ اگر ہم نے اس بات کا عزم کر لیا تو انشاء اللہ ہم شریعت کے قائد، راہنما اور امام ہوں گے۔

اس وقت پوری دنیا کے اندر اضطراب و بے چینی کی جو کیفیت ہے وہ شریعت پر ہمارے عمل کرنے کی وجہ سے دور ہو جائے گی اور لوگ اسلام کی طرف مائل ہوں گے اور اسلام قبول کرنے کے لئے لائنوں میں کھڑے ہوں گے اور آپ سے درخواست کریں گے کہ ہمیں بھی اسلام کی نعمت سے سرفراز کر دیجئے اور ہمیں بھی اسلام کی تعلیمات سے بہرہ ور کر دیجئے اور ہمیں بھی اسلامی تعلیمات کے سایہ میں زندگی گزارنے کے لائق بنا دیجئے انشاء اللہ یہ ہو کر رہے گا، مگر شرط یہ ہے آپ کی طرف سے کوئی کوتاہی نہ ہو اور شریعت کے ہر ہر جزو پر عمل کرنے کا آپ کے اندر جذبہ ہو تو آپ کے ذریعہ سے دنیا کے لوگوں کو شریعت کی لذت معلوم ہوگی اور وہ یہ سمجھیں گے کہ شریعت کے بغیر زندگی بالکل بے کار ہے اور ایسی زندگی کا کوئی فائدہ نہیں جس کے اندر شریعت کا نفاذ نہ ہو، لہٰذا آپ اپنی زندگی کو ایسی بنائیں کہ لوگ یہ بات سمجھنے لگیں۔

آپ اسے نمونے کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کریں انفرادی طور پر آپ شریعت کی حفاظت کریں یہ کافی نہیں، بلکہ بطور امت مسلمہ کے اور خیر امت کی حیثیت سے آپ اس کی حفاظت کریں اور تمام دنیا تک اس کو پہنچائیں اور دنیا والوں کو یقین ہو جائے کہ اس شریعت کے بغیر انسان کی زندگی ناقص، بیکار اور بدمزہ ہے اور اس کے اندر کوئی لطف نہیں ہے۔ آپ کو یہاں سے یہ عزم کر کے اٹھنا ہے کہ انشاء اللہ آپ شریعت اسلامیہ کو اپنی زندگی کے اندر سو فیصد نافذ کریں گے۔ ☆☆☆

فتح مکہ... حق آیا اور باطل غائب ہوا

مولانا محمد عاشق الٰہیؒ میرٹھی

قسط:11

باشندگان مکہ اور خصوصاً قریش چونکہ فطری طور پر متکبر و مغرور اور اپنی بڑائی اور غیرت لے کر پیدا ہوئے تھے، اس لئے ان پر جبراً تسلط حاصل کئے بغیر ان کا زیر و محکوم بنانا دشوار تھا اور معاہدہ کی رو سے دس سال تک آپ کو ان پر حملہ کرنے کا اختیار نہ رہا تھا، اس لئے آپ اس دشواری میں بھی نظر بخدا متوکل بنے بیٹھے تھے کہ دیکھئے دس سال تک زندہ رہتا ہوں یا نہیں؟ اور اس درمیان میں کوئی سبیل پیدا ہوگی تو خدا جانے کیا ہوگی جس میں بدعہد بھی نہ بنوں اور اہل مکہ کا کام بھی سنور جائے؟ چنانچہ اس کا بھی غیب سے سامان پیدا ہوا اور حدیبیہ سے تیسرے ہی سال سن ۸ ہجری میں خود اہل مکہ کی طرف سے وہ بدعہدی وقوع میں آئی جس کے سبب صلح نامہ ٹوٹ گیا اور لڑائی جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہوگئی، اس لئے کہ قبیلہ خزاعہ پر جو کہ صلح حدیبیہ میں مسلمانوں کا ہم عہد بن کر مسلمانوں ہی کی طرح امن و امان کا مستحق بن گیا تھا، بنو بکر نے شب خون مارا، اور قریش نے ہتھیاروں اور جانوں سے بنو بکر کی اس خیال پر مدد کی کہ رات کے وقت دیکھتا کون ہے، خزاعہ نے مظلوم و مقتول ہو کر دہائی دی اور مدینہ میں آکر سارے واقعات سنانے کے بعد فریاد کی کہ ہماری اعانت میں اہل مکہ سے انتقام لیا جائے۔

اہل مکہ کی یہ بدعہدی سن کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کا بارہ ہزار لشکر لے کر خداوندی سفیر نے آخر شہر مکہ پر حملہ کر دیا۔ ہر چند کہ اہل مکہ نے اپنی خیانت پر مطلع ہو کر چاہا کہ کسی طرح بات دب جائے اور صلح کی تجدید ہو جائے، مگر بغاوت عامہ کی جڑ بنیاد کے کٹنے کا وقت آگیا تھا، اس لئے آپ نے مکہ و مدینہ کے مابین مراسلت مسدود اور خبر پہنچنے کے جملہ وسائل بند کر کے، رمضان المبارک سن ۸ ہجری کی ۷ ا تاریخ کو آخری حملے کے قصد سے مدینہ چھوڑ دیا اور جلد جلد قطع منازل فرماتے ہوئے مرالظہران میں خیمے نصب کرائے جو کہ مکہ سے چند ہی میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ رات کے وقت جب اسلامی لشکر نے آگ سلگائی تو مکہ کے چند جاسوس جو محض احتیاط اور اسلامی جنگ کے اندیشہ سے خبر خبر لینے کو نواح شہر کا گشت لگایا کرتے تھے یہاں پہنچے اور مطلع ہوگئے کہ آخری فیصلہ کا وقت آگیا، یا بغاوت چھوڑیں، ورنہ جانوں سے ہاتھ دھوئیں، تو ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے، سناٹا چھا گیا اور دنیا نظروں میں تنگ و تاریک نظر آنے لگی، یہ ظاہر ہے کہ اہل مکہ جن کا جتھا اب کمزور ہو چکا تھا اور ان کی جماعت کے بہت کچھ لوگ ان میں سے نکل چکے تھے، تلوار کے ہاتھ میں لینے کی قابلیت کھو بیٹھے تھے، تاہم ان کی غیرت اور ضدی طبیعتوں کی ہٹ ان کو ابھارتی تھی کہ شرافت قومی کا لحاظ رکھنا جان سے زیادہ پیارا اور یوں دب کر حلقہ غلامی کان میں ڈالنے سے میدان جنگ میں مر جانا زیادہ بہتر ہے، اس لئے باوجود یکہ آپ نے اپنے دشمنوں کو جان بخشی کا موقع دینے کے لئے عام اعلان فرما دیا تھا کہ: "جو حرم محترم میں داخل ہو جائے گا یا ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے گا یا اپنے دروازے کے کواڑ بند کر کے بیٹھ رہے گا، اس کو امان حاصل ہوگا۔" مگر اس پر بھی باغیوں کے سردار ابوجہل اور امیہ کے بیٹوں عکرمہ اور صفوان نے اوباشوں کو ابھارا اور فیصلہ کن جنگ کے لئے مکہ کے باب المعلی کی جانب لا جمع کیا، جدھر سے خالد بن ولید کا مع اپنی اسلامی فوج کے داخلہ قرار پایا تھا، چنانچہ اس جانب جنگ ہوئی اور چند نفر کام بھی آئے، مگر خداوندی سفیر کا یہ داخلہ ایسا نہ تھا جس کو کوئی روک سکتا، اس لئے آخر کار دشمن سب بھاگ گئے اور اسلامی لشکر نے ہر طرف سے داخل ہو کر کوہ صفا پر اپنے پیشوا سے ملاقات کی۔

یہ وہ مبارک وقت تھا کہ مسلمانوں نے ہالہ بن کر خداوندی سفیر کو قمر کی طرح اپنے جھرمٹ میں لے رکھا تھا، ادھر مسلمانوں کا چہرہ فتح مبین کی خوشی و مسرت سے چمک رہا تھا، اور ادھر فلک اسلام کا ماہتاب یعنی سرور عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے مبارک ماہ شب چہاردہم کی طرح دمک رہا تھا، آخر آپ نے بسم اللہ کہہ کر باب السلام کے راستہ مسجد الحرام میں قدم رکھا، اور سب سے پہلے بیت اللہ کی کنجی عثمان بن طلحہ سے منگائی اور دروازہ کھول کر کعبہ کے اندر تشریف لے گئے، انبیاء علیہم السلام کی مورتیں جو معبود اور مسجود بنا کر وہاں رکھی گئی تھیں نکلوائیں اور دو نفل ادا فرما کر باہر تشریف لائے، اس کے بعد آپ نے اپنی لاٹھی سے جو دست مبارک میں تھی بتوں کی طرف اشارہ کیا، یہ آپ کا معجزہ تھا کہ جس بت کے منہ کی طرف اشارہ ہوا وہ چت اور جس کی پشت کی طرف اشارہ ہوا اوندھے منہ گر گیا، یہاں تک کہ کل وہ مورتیں جن کے پاؤں سیسے سے جمائے گئے تھے زمین پر آپڑیں اور وہ تصویریں جو دیوار کعبہ پر کھنچی ہوئی تھیں سب چاہ

زمزم سے پانی منگوا کر دھلوادی گئیں بت پرست اپنے جھوٹے معبودوں اور ہاتھوں کے بنائے ہوئے مصنوعی خداؤں کو ٹوٹتا اور گرتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، آج ان پر یہ بات صاف کھل گئی تھی کہ ان کی مورتیں بالکل بے کار ہیں اور اب ان کو قرآن مجید کی وہ آیت جس پر ایک زمانہ میں وہ ہنستے تھے سچ معلوم ہونے لگی تھی کہ: "حق آیا اور باطل غائب ہوا، حقیقت میں باطل ایک دن ضرور مٹنے والا ہے۔"

رسومات مشرکانہ کے ملیا میٹ اور کل مورتوں کے برباد کرنے کے بعد خداوندی سفیر نے اہل مکہ کی طرف منہ کیا جو بیکس مجرم بنے ہوئے حرم میں بھرے بیٹھے تھے، پچھلی بداعمالیاں ان کو یاد تھیں اور اس کے انتقام کی بھیانک تصویر اب ان کی نظروں کے سامنے تھی، گردنیں ان کی جھکی ہوئی تھیں اور گزشتہ جرائم کی پاداش کے خوف سے ان کے دل کانپ رہے تھے کہ خداوندی سفیر نے ان کو مخاطب بنا کر چونکایا اور انہوں نے آپ کو یوں فرماتے سنا کہ: "اے اہل مکہ! اب بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں؟ موت کے منتظر مجرم کے لئے اتنی شفقت کا لہجہ بھی ڈوبتے ہوئے کے لئے تنکے کا کام دیتا ہے، اس لئے چار طرف سے آواز بلند ہوئی کہ: "اے ہمارے بھائی اور اے ہمارے بھتیجے! رحم وشفقت رحم وشفقت" یہ سن کر آپ آبدیدہ ہوگئے اور ارشاد فرمایا کہ: میں تمہارے ساتھ وہی سلوک کروں گا جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا، تم کو ذلیل ہوتا دیکھ نہ سکوں گا اور تمہاری بدحالی کا نظارہ برداشت نہ کرسکوں گا، جاؤ تم سب آزاد ہو تم پر کچھ الزام نہیں، ملامت نہیں، خداوند تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے کیونکہ وہ رحمن ورحیم ہے۔

ایک زمانہ وہ تھا کہ اہل مکہ نے خداوندی سفیر کو ہر طرح کی اذیتیں پہنچائی تھیں اور رنج وتکلیف کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اور اب ایک وہ زمانہ آیا کہ آپ اہل مکہ پر اپنی رحمت وشفقت ظاہر کرنے کے لئے تشریف لائے اور فاتح بن کر جفا شعار مفتوح دشمنوں پر کرم کی پھالیں انڈیل دیں، ایک وہ دن تھا کہ آپ کو اپنا گھر اندھیری رات کی تاریکی میں تنہا چھوڑنا پڑا تھا اور ایک یہ دن آیا کہ آپ بارہ ہزار مسلمانوں کے سپہ سالار بن کر مکہ فتح کرنے کے لئے دن کے وقت تشریف لائے، ایک وہ وقت تھا کہ مکہ کا بچہ بچہ آپ کی جان کا دشمن بنا ہوا تھا اور باندیوں غلاموں تک نے آپ کو باتیں سنائیں اور ایک یہ وقت ہے کہ قریشی سردار جانوں کے خوف سے خود مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے ورنہ آپ نے تو اعلان کردیا تھا کہ کوئی مسلمان تلوار نیام سے باہر نہ نکالے اور کسی مسافر یا مقیم کی باشندہ پر زبان سے بھی حملہ نہ کرے، اس روز آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اسی قصواء اونٹنی پر سوار تھے جس پر بوقت ہجرت غار ثور سے سوار ہوئے تھے، اس کے بعد ایسا عجیب نظارہ ظاہر ہوا کہ اس جیسا تاریخ میں لکھا نہ گیا ہوگا کہ جماعت پر جماعت چلی آتی تھی اور حلقۂ اسلام میں داخل ہوتی جاتی تھی، خداوندی سفیر جس طرح کسی زمانہ میں دس سال ہوئے اہل مدینہ سے بیعت لے چکے تھے، اسی طرح اہل مکہ سے بھی اقرار لے رہے تھے کہ ہم عبادت میں خدا کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے، چوری اور زنا نہیں کریں گے، لڑکیوں کو ماریں گے نہیں، نہ جھوٹ بولیں گے، نہ کسی پر جھوٹی تہمت دھریں گے اور نہ کسی امر میں آپ کی نافرمانی کریں گے، اس طرح پر وہ پیشنگوئی پوری ہوگئی جس میں کھلے الفاظ کے اندر حق تعالیٰ نے بشارت دی تھی کہ:

"اے محمد! ہم نے تم کو کھلی اور کامل فتح عنایت کی۔"

آٹھ ہی برس گزرے تھے کہ طائف کے بچوں نے آپ پر پتھر برسائے تھے، مسجد الحرام میں وعظ لینے سے قریش نے آپ کو روک دیا تھا، ہر وقت کی عداوت اور قتل وقید کی دھمکیوں نے مکہ کے غلام اور باندیوں تک کو شیر بنا رکھا تھا کہ جو کوئی جو کچھ چاہتا کہہ گزرتا تھا، آخر دارالندوہ کے ظالمانہ منصوبہ کی چٹکی پر آپ کو پیارا وطن چھوڑنا پڑا اور صرف حضرت صدیق اکبرؓ کو ہمراہ لے کر مکہ کی گلیوں اور کوچوں کو خیرباد کہنا پڑا تھا، وہ بیکسی وبے بسی کی تصویر خداوندی سفیر کی نظر کے سامنے ہوگی، مگر جب آپ نے دیکھا کہ اللہ کا گھر بتوں کی پلیدی سے پاک ہوگیا اور مکہ کے دارالاسلام بن جانے کی وجہ سے کوہ ابوقبیس وقیقعان میں کلمہ توحید کی آوازیں گونجنے لگیں تو ساری تکلیف وپریشانی راحت ومسرت کے ساتھ بدل گئی اور گزرا ہوا زمانہ منسیاً بن گیا۔

مکہ کی فتح اس لئے بھی مہتم بالشان تھی کہ حجاز کے ریگستانی خطہ کی تمام آبادی نے خداوندی سفیر کی حقانیت کا مدار اسی کو قرار دے رکھا تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ جو بھی ظالم شخص مکہ پر حملہ کرتا ہے وہ نامراد رہتا اور تباہ وبرباد ہوجاتا ہے، پس مکہ کا فتح ہوجانا گویا اہل حجاز کے لئے ایمان واسلام کے دروازے کا کھل جانا تھا کہ چار طرف سے جوق در جوق خلق آتی اور دائرۂ اسلام میں بے کھٹکے داخل ہوتی جاتی تھی۔ فتح ملہ کے بعد خداوندی سفیر کو خبر حنین اور طائف کے جہاں اہل حجاز نے اپنی آخری کوشش کے لئے جمع ہوکر مسلمانوں سے جنگ عظیم کی تیاری کی تھی اور کوئی جنگ کرنی نہیں پڑی، البتہ جب آپ کو اطلاع ملی کہ قریش اور متولیان کعبہ کے معزول ہونے پر مالک بن عوف کی ماتحتی میں ہوازن وثقیف کی چار ہزار تیر انداز جماعت نے اپنی قسمتوں کا آخری فیصلہ دیکھنے کا عزم کیا ہے تو آپ نے دس ہزار اہل مدینہ اور دو ہزار نومسلم اہل مکہ کے جدید لشکر کو لے کر بتاریخ ۶ رشوال ۸ ہجری وادی حنین کا رخ کیا جو براہ عرفات طائف کے قریب سوق ذوالمجاز کے پہلو میں واقع تھی، مگر جنگ ومحاصرہ کے بعد خاطر خواہ اموال غنیمت لے کر مراجعت فرمائی اور مکہ کی سیاست وانتظام دینی ودنیوی سے فارغ ہوکر مدینہ لوٹ آئے۔ (جاری ہے)

تحفظ ختم نبوت میں خواتین کا کردار

اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی بہنوں کو دعوتِ فکر!

مولانا قاضی احسان احمد

پیاری بہنو! الحمدللہ! ہم سب مسلمان ہیں، اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ کا آخری پیغمبر مانتے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت پر ہمارا کامل و مکمل یقین ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانیت کی ہدایت وراہنمائی کے لئے رب کریم نے حضرت آدم علیہ السلام سے انبیاء کرام کا جو سلسلہ شروع کیا تھا وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب قیامت تک کسی بھی قسم کا کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کتاب یعنی قرآن کریم دیا گیا یہ بھی آخری آسمانی کتاب ہے۔ اسی طرح آپ کی شریعت بھی قیامت تک چلے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی آخری امت ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت قرآن کریم، احادیث نبویہ، صحابہؓ و تابعینؒ، ائمہ مجتہدین، فقہائے امت اور بزرگانِ دین کی تصریحات کے مطابق چودہ سو سال سے مسلسل چلا آرہا ہے۔ جس طرح صحابہ کرامؓ نے قرآن اور احادیث امت تک پہنچائے ہیں اسی طرح اسلام کے دیگر احکام کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت بھی امت محمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

ترجمہ: ''میں (قصر نبوت کی) آخری اینٹ ہوں اور میرے آنے کے بعد قصر نبوت اپنی تکمیل کو پہنچ گیا اور میں آخری نبی ہوں۔''

(صحیح بخاری باب خاتم النبیین، ج:۱، ص:۵۰۱)

ایک حدیث شریف میں ہے:

ترجمہ: ''پہلے انبیاء کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔'' (مشکوٰۃ، ص:۵۱۲)

ایک اور حدیث شریف میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور آپ کے آخری دور حیات میں اسود عنسی اور مسیلمہ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ایک صحابی حضرت فیروز دیلمیؓ نے اسود عنسی کو قتل کردیا، جس کی اطلاع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف ایک عظیم لشکر ترتیب دیا جس نے مسیلمہ کو اس کے تیس ہزار ساتھیوں سمیت جہنم رسید کیا۔

پیاری بہنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بہت سے بدطینت اور مخبوط الحواس لوگوں نے، نبوت کے جھوٹے دعوے کئے مگر عاشقانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ان بدبختوں کو قبول نہیں کیا۔

گزشتہ صدی کے اواخر میں انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے اور جذبۂ جہاد ختم کرنے کے لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا۔ پہلے اسے مسلمانوں میں مبلغ اور مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا، پھر اس کے ذریعہ عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ آخر کار مرزا قادیانی نے مہدی، مجدد، مسیح موعود، ظلی و بروزی نبی، صاحب شریعت نبی اور پھر سب سے بڑھ کر معاذ اللہ! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کیا، چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء، ص:۱۱، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۱)

ایک جگہ لکھتا ہے:

''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔''

میری بہنو! ذرا یہ بھی ملاحظہ کریں کہ جو مسلمان مرزا قادیانی کی ان خرافات پر ایمان نہیں لاتا اس کے بارے میں مرزا کیا کہتا ہے:

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔'' (مرزا کا الہام، تذکرہ، ص:۳۳۶ طبع

چہارم ربوہ، مجموعہ اشتہارات، ج:۳، ص:۵، ۲۷۶، کلمۃ الفصل، ص:۱۲۹)

مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ خود (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ بن بیٹھا۔ نام تو غلام احمد تھا مگر یہ بدبخت غلامی چھوڑ کر خود احمد بن بیٹھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مناصب پر غاصبانہ قبضہ کرنے لگا۔ چنانچہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نبی اور رسول کہا، اپنے ماننے والوں کو صحابہ اور اپنی بیویوں کو امہات المومنین جیسے پاکیزہ القابات سے پکارا، اپنے گھر والوں کو اہلبیت کا نام دیا۔ ۳۱۳ بدری صحابہؓ کے مقابلے میں اپنے ۳۱۳ ساتھیوں کی فہرست تیار کی، اپنے بھی صفاتی نام تجویز کئے، اپنے بیٹے کو قمر الانبیاء اور حج بیت اللہ کے مقابلہ میں قادیان جانے کو ظلی حج کا نام دیا، جنت البقیع کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ تیار کروایا۔

پیاری بہنو! اب آپ کو یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قرار دے وہ کس قدر گستاخی کا مرتکب ہوا؟ صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ جیسے نفوسِ قدسیہ کے مقابلہ میں مرزا کے پیروکاروں اور خاندان کو پیش کرنا کتنی بڑی بے غیرتی کی بات ہے۔ یہ سب جاننے کے باوجود ہماری غیرت وحمیت کو کیا ہو گیا کہ ہم قادیانیوں اور مرزائیوں سے معاشرتی اور کاروباری تعلقات بھی رکھے ہوئے ہیں؟ دوستیاں بھی نبھائی جارہی ہیں۔ اسکول، کالج، یونیورسٹی یا کسی دفتر میں کوئی قادیانی لڑکی ہو تو اس کی ساتھی مسلمان لڑکیاں اس سے ملنے جلنے اور ساتھ کھانے پینے سے بالکل پرہیز نہیں کرتیں، آخر ایسا کیوں ہے؟

میری بہنو! ہمارے والدین، بہن بھائیوں اور بچوں کی عزت وآبرو پر کوئی حرف آئے تو ہمیں بڑی غیرت آتی ہے۔ اس سلسلہ میں ہم آخری حد تک جانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اہل بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کی عزت وحرمت کے پامال ہونے پر ٹس سے مس نہیں ہوتے، حالانکہ ہمارے اسلاف نے تو ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کیا۔ دور نہ جائیں ہم آپ کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی صرف ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں:

حضرت شاہ صاحبؒ نے ساری عمر انگریز اور فتنۂ قادیانیت کا تعاقب کیا۔ قادیانیوں اور مرزائیوں کو ہر جگہ للکارا۔ ان کے خلاف تحریک چلائی۔ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں مگر اپنے مشن سے ایک انچ پیچھے نہ ہٹے گویا اپنے نانا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ناموس کی حفاظت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ آخری عمر میں جب صحت نے ساتھ چھوڑ دیا اور قویٰ کمزور ہو گئے تو آپ کی اکلوتی اور چہیتی بیٹی نے ایک روز آپ سے عرض کیا:

''ابا جی! اب تو اپنے حال پر رحم کریں، آپ کو فلاں کیوں نہیں آتا، کیا آپ سوچتے قابل ہیں؟ چلنے پھرنے کی طاقت آپ میں نہیں رہی، کھانا پینا آپ کا نہیں رہا، یہ آپ کا حال ہے، کیا کر رہے ہیں آپ؟ میں (امیر شریعتؒ) نے کہا: تم نے میری دُکھتی رگ پکڑی ہے، میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں؟ بٹیا! تم بہت خوش ہوگی اگر میں چارپائی پر مروں؟ میں تو چاہتا ہوں کسی کے گلے پڑ کے مروں۔ تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں باہر نکلوں میدان میں اور یہ کہتا ہوا مرجاؤں... لا نبی بعد محمد، لا رسول بعد محمد، لا امۃ بعد امۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بٹیا! دعا کرو: عقیدۂ ختم نبوت بیان کرتے ہوئے اور کلمۂ طیبہ پڑھتے ہوئے مجھے موت آجائے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ۔'' (راولپنڈی میں جلسۂ عام سے خطاب، ۱۹۵۶ء ''سیدی وابی'' سے اقتباس)

اسی طرح ۱۹۵۳ء میں اپنے بیٹے سید ابوذر بخاریؒ کو ایک موقع پر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ان الفاظ میں فہمائش کی:

''آخر ہوا ہی کیا ہے؟ یہی کہ تمہاری اماں اور بہن کے سامنے پولیس والوں نے بدزبانی کی اور گالیاں بکیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اس سے بھی زیادہ بدسلوکی ہوتی تو ہماری سعادت ہوتی۔ اگر تمہاری اماں اور بہن کو سڑک پر گھسیٹ کر لاتے اور ان کو مارتے تو میں سمجھتا کہ تحفظ ختم نبوت کا کچھ حق ادا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے کاموں میں سختیاں اور امتحانات نہ آئیں اور مار نہ پڑے، یہ ہو نہیں سکتا۔ دین کا کام کروگے تو مار بھی پڑے گی، اس کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھو۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی رؤف ورحیم ہستی کو دین کے نام پر کتنی تکالیف اٹھانی پڑیں۔ جانتے نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو زخمی کیا گیا اور اسی زخم سے وہ شہید ہوئیں، ہماری کیا حیثیت ہے؟ اس لئے صبر کرو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیری قربانی کو قبول فرمائے۔''

(بڑے بیٹے... سید ابوذر بخاریؒ کو فہمائش ۱۹۵۳ء، سیدی وابی)

پیاری بہنو! آپ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے جذبات محسوس کئے اپنی جان پر آنے والا کوئی دُکھ، دُکھ نہیں، کوئی غم، غم نہیں، کوئی مصیبت، مصیبت نہیں، یہ سب کچھ اپنی جان پر برداشت کرنا ان کے لئے آسان تھا، وجہ صرف یہی ہے کہ ان کے دل ودماغ میں جذبۂ عشق رسالت

کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جس کی بنا پر غم سے گزرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اسی طرح ابتدائے اسلام سے آج تک خواتین اسلام نے بھی دین و مذہب کی سربلندی اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے تحفظ کے لئے بے مثال قربانیاں دی ہیں، اسلامی تاریخ ان کے سنہری کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ایک ماں جذبۂ عشق رسالت سے سرشار جیل میں اپنے بیٹے سے ملنے جاتی ہے۔ اس موقع پر اس کے جذبات وتاثرات ملاحظہ ہوں:

"ایک دن جیل کا سپاہی آیا اور مجھ سے کہا: آپ کو دفتر میں سپرنٹنڈنٹ صاحب بلا رہے ہیں، میں دفتر پہنچا تو دیکھا والدہ صاحبہ مع میری اہلیہ اور بیٹے سلمان گیلانی کے جس کی عمر اس وقت سوا ڈیڑھ سال کی تھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ والدہ محترمہ مجھے دیکھتے ہی اٹھیں اور سینے سے لگالیا ماتھا چومنے لگیں۔ حال احوال پوچھا، ان کی آواز گلوگیر تھی۔ سپرنٹنڈنٹ نے محسوس کرلیا کہ وہ رو رہی ہیں۔ میرا بھی جی بھر آیا، آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ یہ دیکھ کر سپرنٹنڈنٹ نے کہا: اماں جی! آپ رو رہی ہیں؟ بیٹے سے کہیں ایک فارم بڑھاتے ہوئے اس پر دستخط کردے تو آپ اسے ساتھ لے جائیں، ابھی معافی ہوجائے گی! میں ابھی خود کو سنبھال رہا تھا کہ اسے جواب دے سکوں والدہ صاحبہ تڑپ کر بولیں: کیسے دستخط؟ کہاں کی معافی، میں ایسے دس بیٹے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان کردوں میرا رونا تو شفقت مادری ہے، یہ سن کر سپرنٹنڈنٹ شرمندہ ہوگیا اور میرا سینہ ٹھنڈا ہوگیا۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ص:۵۳۲)

میں اپنی بہنوں کو دعوت دیتا ہوں کہ آیئے آگے بڑھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے تحفظ، دین اسلام کی سربلندی اور ختم نبوت کا پیغام گھر گھر پہنچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ عقیدۂ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر اپنے قریبی دفتر ختم نبوت سے مفت لٹریچر منگوائیں، اچھی طرح مطالعہ کریں خصوصاً اسکول و کالج کی بہنیں بھرپور تیاری کریں جو بات سمجھ میں نہ آئے علماء کرام سے فون پر پوچھیں، میری ہر بہن اسلام کی مبلغہ اور ختم نبوت کی کارکن ہونی چاہئے تاکہ کوئی قادیانی لڑکی یا عیسائی مشنری اسکولوں کی خواتین ان کو دھوکا اور فریب دے کر گمراہ نہ کرسکیں، اپنے گلی، محلے میں ہونے والے ختم نبوت پروگراموں میں پردے کے ساتھ شرکت کریں اور علماء کرام کے بیانات توجہ سے سنیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ ☆☆

ترتیب جدید ایڈیشن

عقیدۂ ختم نبوت اور تردیدِ قادیانیت کے موضوع پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیف

تحفۂ قادیانیت

کامل ۶ جلدیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے وجوہ کفر وارتداد اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں لکھے گئے

بیسیوں مضامین ومقالات اور رسائل کا مجموعہ، عام فہم اور اچھوتا انداز تحریر، خوبصورت جلد، جاذبِ نظر سرورق

رعایتی قیمت صرف: **1100** روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی 0321-2115502, 0321-2115595, 021-34130020

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

جنت میں گھر بنائیے!

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِ اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ

سیکٹر ۱۷۔بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے

آئیے۔۔۔اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجیے

رابطہ: 0300-9899402، 0321-2277304